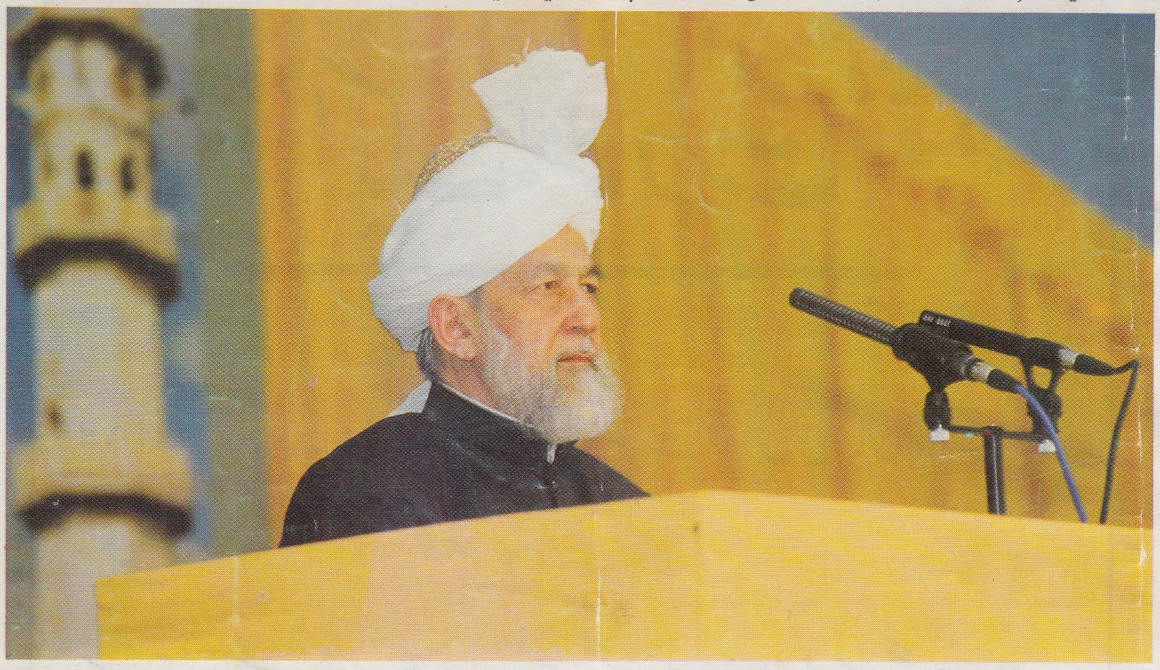
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ (۱۹۹۹ء) سے خطاب فرما رہے ہیں





۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے سامعین کا ایک منظر

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ستمبر ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

”ایک بشارت“

۱۸۹۹ء
۶ مئی

”رات عشاء کی نماز میں حضرت اقدسؑ کی زبان پر الہاماً جاری ہوا:-

وَاجعَل أَفئِدَةً كَثِيرَةً مِنَ النَّاسِ تَهوِیٓ إِلَیَّ

یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے متعلق “

(خط مولوی عبدالکریم صاحب.........۶ مئی ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۸)

(بحوالہ تذکرہ ایڈیشن سوم مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ
انصار اللہ ربوہ

تبوک ۱۳۷۸ ہش

ستمبر ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر:۔ قاضی منیر احمد
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

اس شمارہ میں

تحریک دعائے خاص — صفحہ ۲
اداریہ — صفحہ ۳
امام الکلام — صفحہ ۴
کلام الامام — صفحہ ۵
عربی منظوم کلام — صفحہ ۶
فارسی منظوم کلام — صفحہ ۷
جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ
۱۹۹۹ء کی افتتاحی تقریب و پیغام — صفحہ ۸
صدر آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ
حضور انور کا افتتاحی خطاب۔ ۳۰ جولائی ۱۹۹۹ء — صفحہ ۱۰
ساتویں عالمی بیعت کا انعقاد — صفحہ ۱۳
عالمی بیعت کی تقاریب کے اعداد و شمار — صفحہ ۱۵
عالمی بیعت (نظم) — صفحہ ۱۶
دنیا میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ
(خطاب حضور انور مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء) — صفحہ ۱۷
برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء پر ایک طائرانہ نظر — صفحہ ۲۸
حضرت مولوی قطب الدین بدوملہوی .... — صفحہ ۳۱

جلد نمبر ——— ۴۰
شمارہ نمبر ——— ۹

شرح چندہ

پاکستان ——— ساٹھ روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ ——— چھ روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

صحت یابی کے لئے تحریکِ دعائے خاص

احباب کو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جماعتہائے احمدیہ برطانیہ میں غیر معمولی مصروفیات کے باعث EXERTION اور تھکاوٹ سے بیمار ہو گئے تھے۔ حضور انور کی صحت کے بارہ میں متعدد اطلاعات موصول ہوتی رہی ہیں جس سے احباب جماعت احمدیہ پریشان اور متفکر تھے اور ہمہ تن دعاؤں اور مسلسل صدقات دینے میں مصروف رہے۔

احباب نے مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۹ء کے خطبہ جمعہ کے لئے حضور انور کی تشریف آوری ملاحظہ کی اور حضور ہی کے الفاظ میں FRIDAY THE 10 TH کے نشان کے طور پر صحت کا آغاز دیکھا تو احباب کے چہرے فرط مسرت سے کھل اٹھے اور آسمانی نشان کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھ کر ہر دل فرحت و انبساط سے جھوم اٹھا۔

احباب کرام نے جہاں اس صحت یابی کے آغاز پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا وہاں نہایت دردمندانہ دعائے خاص کی تحریک کی جاتی ہے احباب و قارئین اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت درد و الحاح سے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اور محبوب امام ہمام کو کامل صحت عطا فرمائے اور حضور کے مقاصد عالیہ کو جلد تر منزل مراد سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

اداریہ

"ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی"

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

".....اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔

ے عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائینگے اور خدا انہیں برکت دیگا۔" (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹۔۴۱۰)

یہ اس زمانہ کی آسمانی خبر ہے جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت زوروں پر تھی اور اس زمانہ سے لے کر آج تک مخالفت کا سلسلہ جاری رہا ہے اور اس الٰہی سلسلہ کو نابود کرنے کے لئے ہر سطح پر منصوبے بنائے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کے اس قائم کردہ سلسلہ کا ہر قدم آگے کی طرف بڑھا اور موجودہ حالات کے تناظر میں دنیا بھر کے جلسہ ہائے سالانہ کا کامیاب انعقاد گذشتہ سات سالوں میں ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ سے زائد نومبائعین اور عالمی بیعت میں ۱۶۰ ممالک کے کروڑوں احباب کی شرکت ایک تابندہ نشان ہے آج سے ۱۰۰ سال پہلے اس آسمانی خبر کے پورا ہونے کا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس آسمانی خبر کے ظہور کا دن جلد لائے جب ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان و عظمت تمام دنیا میں قائم ہو۔ آمین۔

امام الکلام

"ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے

.....اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"........ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تجویز ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھیرایا گیا۔ اور دو سو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اسپر کرائی گئیں ...... ان لوگوں نے اپنے خیال میں سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب سلسلہ کو ختم کر دے گا۔ اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا۔ پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا۔ جس قدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی۔ اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔"

(لیکچر لدھیانہ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)

کلام الامام

"اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق دے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۷۔ اگست ۱۹۹۸ء کے موقع پر فرمایا:۔

"اب جبکہ ہم ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ پچاس لاکھ پر ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں اور پوری طرح ابھی سے میں اس بارہ میں منصوبے بنا کر جماعت کے سربراہوں سے جو مختلف ملکوں سے آئے ہیں گفتگو کر چکا ہوں۔ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب ہم ایک کروڑ ہو جائیں گے، جیسا کہ مجھے بھاری امید ہے ہم کوشش ضرور کریں گے انشاء اللہ، تو اس صورت میں اگلے سال کے دو کروڑ نہ بھولیں۔ اس طرح اگر یہ سلسلہ بڑھے تو چند سالوں میں تمام دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہو گی۔ اور یہ منصوبہ وہ ہے کہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے اور ان تعلیمات پر عملدرآمد کے نتیجے میں جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں اور صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے اور اب تک کا میرا یہی تجربہ ہے اس نے کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کیا۔.........

پس پہلے تو ایمان اور یقین دلوں میں پیدا کریں۔ اگر آپ کو یقین ہی نہیں ہو گا کہ یہ باتیں ممکن ہیں تو یقین سے جو توکل پیدا ہوتا ہے وہ بھی نہیں ہو گا۔ کامل یقین اور اس کے نتیجے میں توکل۔ توکل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ذمہ داری خود قبول فرمالیتا ہے۔ کہ میرے عاجز، بے کس بندوں نے مجھ پر توکل کیا ہے تو میں ان کی توقعات پوری نہیں کروں گا!!؟...........

.... حالات سنگین ہو رہے ہیں اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور زیادہ سنگین ہو جائیں۔ لیکن ایک بات میں آپ کو یاد دلا دیتا ہوں کہ حالات سنگین ہو بھی جائیں تو نتیجتہً انشاء اللہ وہ جماعت کے حق میں ہوں گے۔ جو بھی نتیجہ اللہ کے علم میں ہے وہ نکلے گا مگر اس بارے میں مجھے ادنیٰ بھی شک نہیں کہ تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ ملاں کے خلاف ہو گا اور میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ ملاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل ۲۵ ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء)

عربی منظوم کلام

اِنّیْ اَرٰی فَضْلَ الْکَرِیْمِ اَحَاطَنِیْ — فِی النَّشْأَۃِ الْاُخْرٰی وَ فِی الْاِبْدَاءِ

میں دیکھتا ہوں کہ خدائے کریم کے فضلوں نے مجھے اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے۔ نشاۃ ثانیہ میں بھی اور نشاۃ اولیٰ میں بھی۔

اَللّٰہُ خَلَّاقِیْ وَ مُھْجَۃُ مُھْجَتِیْ — حِبٌّ فَدَتْہُ النَّفْسُ کُلَّ فِدَاءِ

اللہ ہی میرا خالق اور میری جان کی جان ہے وہ ایسا محبوب ہے کہ میری روح اس پر تمام تر فدا ہے۔

وَلَہُ التَّفَرُّدُ فِی الْمَحَامِدِ کُلِّھَا — وَلَہُ عَلَاءٌ فَوْقَ کُلِّ عَلَاءِ

اس کو تمام قابل تعریف صفات میں یکتائی حاصل ہے اور اسی کو برتری حاصل ہے تمام بلندیوں پر

مَلَکُوْتُہٗ تُبْقٰی بِقُوَّۃِ ذَاتِہٖ — وَلَہُ التَّقَدُّسُ وَالْعُلٰی بِغِنَاءِ

اس کی ملکوت اس کی ذات کی قوت سے قائم ہے اور اسی کو غناء کے ساتھ تقدس اور برتری حاصل ہے۔

غَلَبَتْ عَلٰی قَلْبِیْ مَحَبَّۃُ وَجْھِہٖ — حَتّٰی رَمَیْتُ النَّفْسَ بِالْاِلْغَاءِ

میرے دل پر اس کے چہرے کی محبت غالب آگئی یہاں تک کہ میں نے اپنے نفس کو اور اس کی خواہشات کو باطل اور کالعدم بنا کر پھینک دیا۔

وَاَرَی الْوِدَادَ اَنَارَ بَاطِنَ بَاطِنِیْ — وَاَرَی التَّعَشُّقَ لَاحَ فِیْ سِیْمَائِیْ

میں دیکھتا ہوں کہ محبت نے میرے باطن کے باطن کو منور کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ عشق میرے چہرے پر ظاہر ہو گیا ہے۔

مَابَقِیَ فِیْ قَلْبِیْ سِوَاہُ تَصَوُّرٌ — غَمَرَتْ اَیَادِی اللّٰہِ وَجْہَ رَجَائِیْ

میرے دل میں اس کے سوا کوئی تصور باقی نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ کے احسانات نے میری خواہشوں کے منہ کو ڈھانپ لیا ہے۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۷۰)

فارسی منظوم کلام

رسید مُژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم　　کہ او مجدد ایں دین و رہنما باشد

مجھے غیب سے یہ خوشخبری ملی ہے کہ میں وہی انسان ہوں جو اس دین کا مجدد اور راہ نما ہے

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود　　ندائے فتحِ نمایاں بنامِ ما باشد

ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ گاہ ہوگا اور کھلی کھلی فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہوگا

عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدَوند　　کہ ہر کجا کہ غنی مے بود گدا باشد

اگر مخلوقات ہماری طرف دوڑ کر آئے تو تعجب نہ کر کہ جہاں دولتمند ہوتا ہے وہاں فقیر جمع ہو جاتے ہیں

گلے کہ رُوئے خزاں راگہے نخواہد دید　　بباغِ ماست اگر قسمتت رسا باشد

وہ پھول جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھے گا۔ وہ ہمارے باغ میں ہے اگر تیری قسمت یاور ہو

منم مسیح ببانگِ بلند مے گویم　　منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

میں بلند آواز سے اعلان کرتا ہوں کہ میں ہی مسیح ہوں اور میں ہی اُس پادشاہ کا خلیفہ ہوں جو آسمان پر ہے

مقدر است کہ روزے بریں ادیمِ زمیں　　ہزار ہا دل و جاں بر رہم فدا باشد

یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ ایک دن اس روئے زمین پر ہزاروں جان و دل میری راہ میں قربان ہوں گے

زمینِ مُردہ ہمیں خواست عیسوی انفاس　　زِ وعظِ بے عملاں خود اثر کجا باشد

مری ہوئی زمین بھی دم عیسیٰ کو چاہتی تھی جو آپ بے عمل ہوں ان کا اثر کہاں ہوتا ہے

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲)

جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے

جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کی افتتاحی تقریب

افتتاحی اجلاس کے موقع پر آئیوری کوسٹ کے صدر کا پیغام

احمدیت کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا روح پرور نظارہ

۳۰۔ جولائی ۱۹۹۹ء کو جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اپنی روائتی شان کے ساتھ لندن میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ جو اس وقت عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ سلسلہ حقہ کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرا کر اس مقدس تقریب کا آغاز فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ لوائے احمدیت کے لہرانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ کے سٹیج پر تشریف لائے اور افتتاحی اجلاس کی باقاعدہ کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی۔ اور مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا روح پرور کلام

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) کے صدر مملکت کا پیغام وزیر مذہبی امور نے پیش کیا جس کا ترجمہ مکرم عبدالرشید انور صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں آئیوری کوسٹ کے صدر مملکت کا پیغام

جلسہ سالانہ کے پہلے روز آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) کے وزیر مذہبی امور مسٹر لیونا کوفی نے حاضرین سے خطاب کیا اور صدر مملکت کا پیغام سنایا (وزیر موصوف نے ایک وفد کے ساتھ اس جلسہ میں شرکت فرمائی تھی) اس کارواں اردو ترجمہ مکرم عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے پیش کیا:۔

وزیر مذہبی امور نے صدر مملکت کے پیغام پر مشتمل خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی جلسہ سالانہ میں جو کہ لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے حکم سے خاکسار وزیر مذہبی امور اپنے تمام ارکان وفد کے ہمراہ شرکت کرتے ہوئے از حد خوشی

محسوس کر رہا ہے۔ صدر مملکت نے اس جلسہ میں شرکت کی محبت بھری دعوت پر خاکسار کو تاکید کی کہ بندہ اس جماعت کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کا جو از حد قابل احترام ہیں اور تمام جماعت احمدیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرے۔ یہ محبت بھری دعوت تیسری دنیا کے ممالک کے لئے جن میں آئیوری کوسٹ کو ایک خاص مقام حاصل ہے خیر سگالی کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ اور اس سے آئیوری کوسٹ کی حکومت نے جو اپنے عوام کے معاشی سماجی اور تہذیبی پروگرام بنائے ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ کی شرکت کی خواہش کا اندازہ ہوتا ہے جماعت احمدیہ کو ۱۹۶۳ء میں قیام کے ساتھ ہی .... جن خدمات کی توفیق مل رہی ہے وہ ہر انسان کو اچھا انسان بننے اور اچھی زندگی گذارنے کے سلسلے میں از حد ممدومعاون ثابت ہو رہی ہے۔ اس پہلو سے صدر مملکت ہزا یکسیلینسی آنمی کو نابیدیو از حد خوشی محسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اور ان کے خیالات میں بہت ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ حکومت آئیوری کوسٹ کے نمائندوں کی اس جلسہ میں شرکت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ عوام کے لئے مذہبی اور سماجی لحاظ سے نیک تمنائیں رکھنے والوں کو حکومت کی تائید حاصل رہے گی اور حکومت نے ہزا یکسیلینسی مسٹر آنمی کو نابیدیو کی سربراہی میں اخوت اور اتحاد کے لئے کام کرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں شمالاً جنوباً مظالم کی کہانی آپ ہر روز ٹیلی ویژن پر سنتے ہیں۔ آپ فاقہ کشی کے قصے بھی سنتے ہیں معصوموں کے قتل کی داستانیں بھی سننے کو ملتی ہیں مگر آئیوری کوسٹ ایک ایسا ملک بننے کا خواہاں ہے جہاں امن ہی امن ہو' لوگوں میں برداشت کا جذبہ ہو' جہاں تمام مذاہب کو آزادی ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس ملک کے قومی ترانہ میں اخوت کا لفظ سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے اور اس جلسہ میں حکومت آئیوری کوسٹ کی شرکت کی وجہ بھی یہی چیز ہے اور ایک آئیورین کے دل سے اٹھی ہوئی آواز اس انداز میں ہوتی ہے۔ دل کا امن' روح کا امن اور حقیقی انسانوں کے درمیان امن۔ .... ہمارے ملک میں اس وقت خاکسار صدر مملکت مسٹر آنمی کو بابیدیو اور عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کی روحانی ترقی کی کوششوں کو سلام کرتا ہے پھر فرماتے ہیں۔ (بیوت) کی تعمیر کے علاوہ نوجوان آئیورینز کی علمی ترقی کی خاطر جماعت نے تعمیرات کی ہیں۔ اسی طرح سے عوام صحت کے میدان میں بھی استفادہ کر رہے ہیں جس میں قابل ذکر اجانی کا سنٹر ہے اور اسی طرح سے دیگر سنٹرز کے قیام کے پروگرام کا بھی ہمیں علم ہے اور یقین ہے کہ ہمارے عوام اس سے بہتر فائدہ اٹھا سکیں گے۔

خاکسار آپ کی طرف سے زبردست استقبال پر شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ محبت اور اخوت کے متعلق خیالات میں ہم آہنگی کے باعث ہم ایک ایسی دنیا کا قیام کر سکیں گے جس میں امن ہی امن ہو اور جو ہماری آئندہ نسلیں مذہب کی راہ پر چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل پیرا ہو سکیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب پر اپنے فضل نازل فرمائے۔ تا کہ اس قسم کے مواقع ہمیں ملتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور حفاظت ہمارے شامل حال ہو۔ اور ہم اس کی حمد کے گیت گاتے رہیں۔ (لیو کونا کوفی وزیر مذہبی امور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء سے

افتتاحی خطاب ۳۰ جولائی ۱۹۹۹ء

۱۸۹۹ء کے الہامات کا تذکرہ جو ۱۹۹۹ء میں پورے ہو رہے ہیں۔

مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیاں پوری ہونے کا وقت آگیا ہے۔

۳۰۔ جولائی ۱۹۹۹ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ

"ابھی میں نے جس سورۃ کی تلاوت کی ہے وہ قرآن کریم کا افتتاح ہے یعنی سورۃ فاتحہ۔ یہ سورۃ قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ پیش کرتی ہے۔ اس پر ہم جتنا غور کریں کم ہے اور جتنا اس کی گہرائی میں جائیں اتنا ہی کم ہے۔"

جلسہ کی غیر معمولی حاضری

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "سب سے پہلے میں اس جلسہ کی حاضری کا ذکر کرتا ہوں۔ امیر صاحب برطانیہ نے جو اعداد و شمار مجھے دیئے ہیں اس کے مطابق اس جلسہ سالانہ کی پہلے دن کی حاضری گذشتہ جلسہ کے آخری دن کی حاضری سے زیادہ ہے۔ گذشتہ سال کے آخری دن حاضری ساڑھے سترہ ہزار تھی جبکہ امسال جلسہ کی پہلے دن کی حاضری ساڑھے اٹھارہ ہزار ہے۔

...... اس کی بڑی وجہ یہ غلطی ہے کہ لوگوں نے اس سال کے جلسہ کو اس صدی کا آخری جلسہ سمجھ لیا۔ چنانچہ سب نے اس میں شامل ہونے کے لئے دوڑ لگا دی۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس صدی کا آخری سال ۱۹۹۹ء نہیں بلکہ ۲۰۰۰ء ہے۔ اور ۲۰۰۱ء اگلی صدی کا پہلا سال ہو گا۔"

فرمایا:۔ "بعض امور ایسے ہیں جن کا جماعت احمدیہ کی تاریخ سے گہرا ربط ہے۔ اس اعتبار سے اس جلسہ کو ایک سنگ میل قرار دیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری فتوحات کی راہوں کو اور وسیع کردے۔"

ایک کروڑ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ...... اعلان فرمایا کہ:۔ "ایک سال ہی میں ایک کروڑ سے زائد افراد کے احمدی ہونے کی اطلاع مل چکی ہے۔ آج تک دنیا کے کسی مذہب کو یہ توفیق نہیں مل سکی کہ ایک سال میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ اس مذہب میں شامل ہوئے ہوں۔ عیسائیت اپنی ساری ترقی کے باوجود یہ

ثابت نہیں کر سکتی۔ حضور نے سورۃ نصر کے حوالے سے فرمایا کہ:۔ "اس میں یہ ذکر ہے کہ جب دیکھو کہ لوگ فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت غرور تکبر اور نفسانیت کو چھوڑ دو۔ اور خدا کے حضور جھک جاؤ۔" حضور نے فرمایا یہ منظر دنیا کی فتوحات میں کہیں دکھائی نہیں دیا کرتا۔ وہاں تو فوجیں ملکوں پر قبضہ کرتی ہیں۔ یہاں پر فوج در فوج لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ آج ضرورت ہے کہ استغفار کرو۔ اللہ کی حمد بلند کرو۔ آج کا جلسہ اس لحاظ سے سورۃ نصر کا جلسہ بن گیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس کی یہ صورت مزید کھلتی جائے گی۔"

دو نشانات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کراچی کے ایک شخص کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔ ضمناً آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام اور اس کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا۔

۱۸۹۹ء کے الہامات

پھر فرمایا:۔ "اب میں ۱۸۹۹ء کے الہامات بیان کرتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ ۱۸۹۹ء کے الہامات ۱۹۹۹ء میں بھی پورے ہوں گے۔ آپ کو میں تفاصیل بتاؤں گا تو ان الہامات کے پورا ہونے میں واضح تعلق دکھائی دے گا۔ ۱۴۔ ستمبر ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا۔ ایک عزت کا خطاب ایک بڑا نشان ظاہر ہو گا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں یہ امید کرتا ہوں کہ خدا اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے نیک طینت آدمیوں کی رہنمائی کرے گا۔"

حضور نے فرمایا:۔ "۱۸۹۹ء میں صلح کی جو بناء ڈالی گئی تھی آج پھر ۱۹۹۹ء میں مباہلے کو چھوڑیں اور صلح کی طرح ڈالیں۔ "عزت کا خطاب" میں اشارہ ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کی تکریم قائم ہو گی۔ اور یہ سال خاص تکریم کا نشان بن جائے گا۔ انشاء اللہ"

ستمبر ۱۸۹۹ء بروز دو شنبہ دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "ہم دعا کرنے ہی لگے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ "سو سال کے بعد ایک بار پھر اللہ کی رحمت کی بارش شروع ہو گئی۔ یہ فتح و نصرت کی بارش ہے۔" حضرت مسیح موعود نے فرمایا خواب سچی ہے۔ باران رحمت کا دروازہ کھلے گا اور نشان نمودار ہو گا۔" حضور نے فرمایا اس سال کی جو رپورٹ پیش ہو گی اس میں بھی بارش کا ذکر ہے۔ دنیا کے ہر ملک کا بارش سے تعلق ہے۔ ایک واقعہ ہے جس میں ہمارے معلمین کے ہاتھ گرنے سے پہلے موسلا دھار بارش ہو گئی۔ پھر ایک الہام ہے۔ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے سر پر سلطان ہے۔ ایک دبلا پتلا گورے رنگ کا لڑکا میرے سامنے لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا عزیز ایسا جو سلطان ہو گا۔ یعنی ایسا نشان ہو گا جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہے۔"

حضور نے فرمایا:۔ "ضمناً میں یہ بھی بتاتا ہوں کہ یہ رؤیا ظاہری رنگ میں بھی پوری ہو چکی ہے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بیٹے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو بعد میں احمدی ہوئے اس الہام کے وقت ان کے

احمدی ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ فروری ۱۹۰۶ء میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بیعت کر کے اپنے دادا کے ہاتھ پر احمدیت میں شامل ہو گئے۔ یعنی اس الہام کے کئی سال بعد وہ بیٹا آیا جس کے باپ کے نام کے ساتھ سلطان کا لفظ تھا۔"

"۱۹۔ ستمبر ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا۔ ہم تیرے لئے ہری بھری کھیتیاں اگائیں گے۔ اس سے احمدیت کی ہری بھری کھیتیاں مراد ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ کھیتیاں جو ربیع کے موسم میں گندم، جو وغیرہ کی کھیتیاں ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔ دعا کریں کہ ہمارے زمانے میں بھی ربیع کے موقع پر یہ الہام پورا ہو۔

ایک الہام ہے کہ آگ ہے اور دھواں ہے چنگاریاں اڑتی ہیں مگر کوئی نقصان نہیں کرتیں اور میں پڑھتا ہوں
يَا حَيُّ وَ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ"

حضور انور نے فرمایا:۔ "یہ نقشہ تو اٹامک بم کا ہے۔ یہ کب چلے گا یہ اللہ کو معلوم ہے۔ مگر اس نے لازماً پورا ہونا ہے۔ اس میں جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ اس کو بچا لے گا۔"

چند منٹوں میں پورا ہونے والا الہام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔ "حضرت مسیح موعود کے الہامات میں سے بعض ایسے ہوتے تھے جو بڑی تیزی سے پورے ہوتے تھے۔ اس کی ایک دو مثالیں یہ ہیں حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔ تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ حضرت مسیح موعود بڑی امانت اور دیانت کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو اپنے الہامات بتا دیتے تھے اور پھر اس کا پورا ہونا خدا پر چھوڑ دیتے تھے۔ یہ توکل کا عظیم مقام تھا جو آپ کو حاصل تھا۔ چنانچہ آپ نے یہ الہام بھی حضرت حافظ حامد علی صاب کو بتا دیا۔ اس کے چند منٹ کے بعد آپ نماز کے لئے نیچے اترے تو دیکھا کہ دو لڑکے گھوڑوں پر سوار تھے ایک چھوٹا تھا اور ایک بڑا تھا۔ ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اس کی ران میں سخت درد ہو رہا ہے۔ ہم علاج کی خاطر آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ کے علاج سے استفادہ کریں۔ یعنی فوراً ہی دردناک ران آپ کے سامنے آ گئی۔ حضرت مسیح موعود نے درد کرنے والی ران پر ہاتھ رکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ران بغیر علاج کے ٹھیک ہو گئی۔ ۱۸۹۹ء کا ایک اور الہام ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں میرے دانت میں درد تھا اتنا سخت درد تھا کہ کسی دم قرار نہ تھا۔ ایک شخص سے پوچھا اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا علاج دنداں اخراج دانداں۔ مگر آپ کو دانت نکالنے میں تامل تھا۔ حضرت مسیح موعود نے دانت درد سے بے قرار ہو کر چارپائی کی پائنتی پر سر رکھا۔ اسی وقت غنودگی طاری ہوئی اور دوبارہ جاگے تو دانت کی تکلیف دور ہو چکی تھی۔ اور یہ لفظ زبان پر تھے۔

یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو خدا ہی شفا دیتا ہے۔ محض دعا سے خدا تعالیٰ نے دانت کو اچھا کر دیا۔

ایک اور الہام تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تیرے ساتھ صلح اور آشتی پھیلے گی۔ پھر الہام ہوا مبشروں کا

باقی صفحہ ۱۴ پر

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز ساتویں عالمی بیعت کا انعقاد

۱۰۴ ممالک کی ۲۳۱ قوموں کے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۲۰ ہزار

نئے افراد نے اس سال جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعزاز پایا

ساتویں عالمی بیعت یکم اگست ۱۹۹۹ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر اعلان کیا گیا کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶ نئے افراد نے دنیا بھر میں احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی بیعت کے موقع پر تشریف لائے تو احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔

عالمی بیعت کی تقریب میں جلسہ گاہ میں ۲۵ زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا۔ اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے ۱۵۸ ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے عالمی بیعت سے قبل اس کا طریق کار انگریزی زبان میں بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ پڑھیں گے اور پھر احباب ان کو دوہرائیں گے۔ اس کے بعد ان الفاظ کا ترجمہ ۲۵ زبانوں میں دوہرایا جائے گا۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر مکرم عبدالماجد طاہر صاحب نے مختصراً بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ ساتویں عالمی بیعت ۱۹۹۹ء کے موقع پر ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶۔ افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی ہے۔ ان کا تعلق ۱۰۴ ممالک کی ۲۳۱ قوموں سے ہے اور اس وقت ۲۵ زبانوں میں یہاں پر بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کر کے دوہرایا جائے گا۔

اس کے بعد سات نمائندگان نے دنیا بھر کی قوموں اور مبائعین کی نمائندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کو پکڑا۔ پھر ان نمائندگان کے کندھوں پر دیگر احباب نے ہاتھ رکھ کر یہ رابطہ تمام احباب تک پہنچایا اور تمام احباب جماعت نے جو یہاں موجود تھے ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ رابطہ ملا لیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ ادا فرمائے۔ جس کو احباب نے دوہرایا اس کے بعد ۲۵ زبانوں میں بیعت کے الفاظ کے ترجمہ کی آوازیں بیک وقت بلند ہوئیں۔ یہ ایک عجیب حیران کن نظارہ تھا اور ایک خاص روحانی جذب اور لطف لئے ہوئے تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ نہایت درجہ سوز اور رقت سے ادا فرما رہے تھے اور یہی کیفیت موجود ۲۰ ہزار کے مجمع پر اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر

کے ایک کروڑ سے زائد نئے مبائعین اور پہلے سے کروڑوں احمدی احباب پر طاری تھی۔

بیعت کے الفاظ کے بعد حضور نے فرمایا اب ہم سجدہ شکر ادا کریں گے اس کے لئے کسی سمت کی ضرورت نہیں جو جہاں بیٹھا ہے وہیں سجدہ کر دے اس کے بعد تمام احباب نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس طرح عالمی بیعت ۱۹۹۹ء کی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی فضل اور تائید و نصرت کے اس بے مثال نظارے نے پوری جماعت احمدیہ کو تسبیح و تحمید اور انبساط و مسرت سے معمور کر دیا ہے۔ اس عظیم الشان تاریخی واقعہ پر ہم اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اقوام عالم کو جلد تر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے جھنڈے تلے جمع فرما دے۔ آمین۔

بقیہ از صفحہ ۱۲:-

زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ مسیح موعود اس دور کے گورنر جنرل یعنی حکم عدل تھے آپ کی پیشگوئیاں لازماً پوری ہوتی تھیں۔

۱۸۹۹ء میں ہی ایک دفعہ فرمایا۔ رات کے وقت جب ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے اور اس وقت ہم اکیلے ہوتے ہیں اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈوبتا ہے۔" حضور نے فرمایا:- "یہ محبت الٰہی کا نظارہ ہے۔ جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو چاہئے کہ انکسار اختیار کرے اور خدا کو یاد کرے۔"

"۱۸۹۹ء کا ایک اور ارشاد۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت نہیں۔ یہ ایام پھر نہ ملیں گے اور کہانیاں رہ جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یہ ۱۸۹۹ء کی پر درد دعا ہے۔ اے میرے حی و قیوم تو نے ہی مجھے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کیا ہے۔ طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا ہے۔ میرے لئے کوئی نشان دکھا جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے مجھے قبول کر لیں۔ میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو میرا خدا ہے۔ اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اگر میں تیرے حضور سچا ہوں۔ تو تو میرے حق میں گواہی دے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "آیئے ہم سب بھی حضرت مسیح موعود کی غلامی میں ہاتھ اٹھائیں ہماری روح بھی اللہ کے حضور اچھلے۔" اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۶۔ اگست ۱۹۹۹ء)

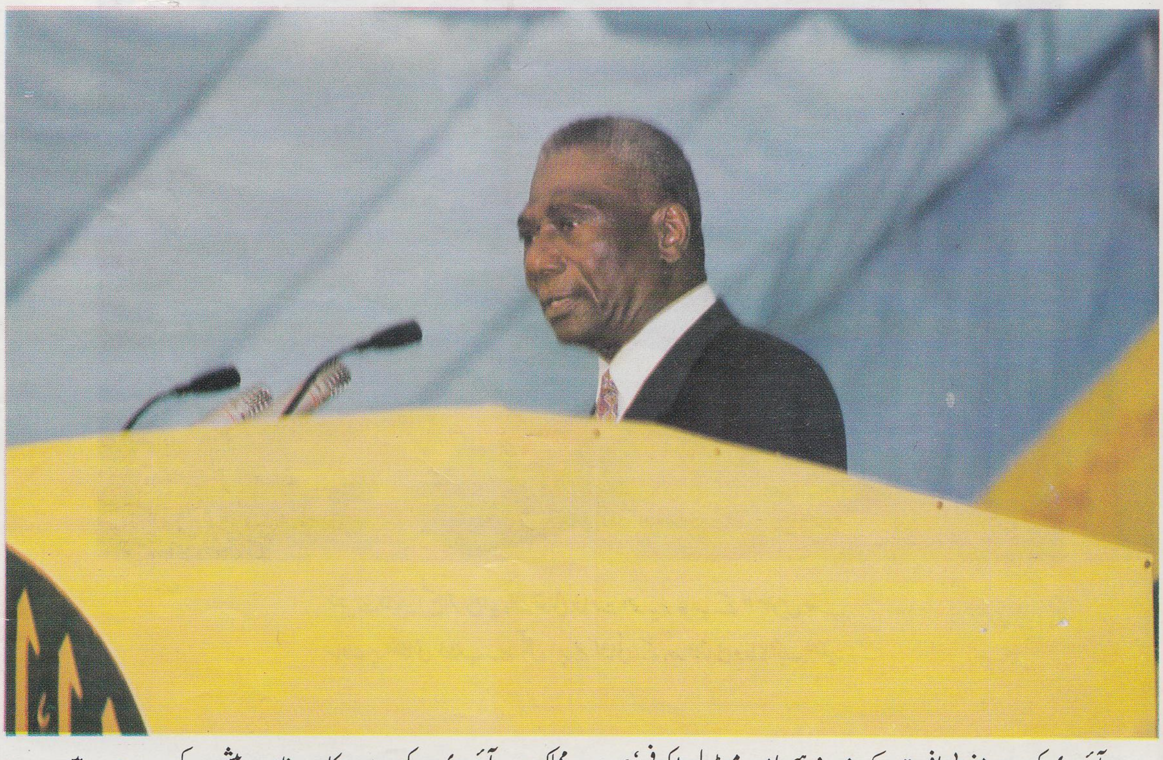


حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ویں جلسہ
سالانہ پر افتتاحی خطاب سے قبل پرچم کشائی کے بعد اجتماعی دعا کا ایک منظر

عالمی بیعت کا ایک روح پرور منظر



حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر بیعت لے رہے ہیں



آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ کے وزیر مذہبی امور مسٹر لیونا کوفی، صدر مملکت آئیوری کوسٹ کا پیغام پیش کر رہے ہیں

عالمی بیعت کی تقاریب
اعداد و شمار کے آئینہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ سات سالوں میں ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کر چکے ہیں۔ سال وار تفصیل یہ ہے۔

۱۹۹۳ء	۲,۰۴,۳۰۸
۱۹۹۴ء	۴,۲۱,۷۵۳
۱۹۹۵ء	۸,۴۷,۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶,۰۲,۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰,۰۴,۵۸۵
۱۹۹۸ء	۵۰,۰۴,۵۹۱
۱۹۹۹ء	۱,۰۸,۲۰,۲۲۶
میزان	۲,۱۹,۰۵,۹۰۹

عالمی بیعت

عالمی بیعت کا نظارہ تو دیکھ! — آنے والے دور کا تارہ تو دیکھ!
اب نہ تڑپے گی کبھی انسانیت — درد "زیدؓ و بکرؓ" کا چارہ تو دیکھ!
بن رہے "تازہ زمین و آسماں" — اک نئی دنیا کا نظارہ تو دیکھ!
سوئے منزل چل پڑے با ذوق و شوق — صد ہزاراں دشتِ آوارہ تو دیکھ!
منزلِ حق پر ہیں اترے کارواں — دیکھ تو! مہدیؑ کا دوارہ تو دیکھ!
ہے وہی تہذیب تازہ روپ میں — یہ تمدن خیز گہوارہ تو دیکھ!
تیزرو ہے آج سیلِ "البلاغ" — ٹوٹتا صدیوں کا پشتارہ تو دیکھ!
اسود و احمر ہیں یکساں فیض یاب — آبِ روحانی کا بٹوارہ تو دیکھ!
دھل رہے ہیں آج اشکوں سے گنہ — سادہ و دلکش یہ کفارہ تو دیکھ!
ہے برستی آنکھ ساون کی طرح — دل تڑپتا صورتِ پارہ تو دیکھ!
سن ذرا مرغانِ حق کے چہچہے — دید کے قابل یہ نظارہ تو دیکھ!
ہے اگر تابِ نظر طاہر کو تک! — دیکھ! مہدیؑ کا جگر پارہ تو دیکھ!
ضامنِ امن و سکونِ جاوداں — عالمِ نَو کا ذرا تارہ تو دیکھ!
عشق کی قوت سے اڑتا جا رہا — احمدیت کا یہ طیارہ تو دیکھ!

عبدالسلام اسلام

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء

یہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے اعداد و شمار ہیں جو گنے نہیں جاسکتے

اس وقت ۱۵۸ ممالک میں احمدیت قائم ہے، ۴ نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی

اڑھائی لاکھ سے زائد کتب لندن سے اور پونے سات لاکھ کتب عالمگیر جماعتوں نے شائع کر کے تقسیم کیں

اب دنیا کے پانچوں براعظموں میں ایم ٹی اے کی نشریات دیکھی جاسکتی ہیں

دنیا میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات کا تذکرہ

نوٹ: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ روزنامہ الفضل مطبوعہ ۱۲۔ ۱۶۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اگست ۱۹۹۹ء شکریہ کے ساتھ دیا جا رہا ہے

مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز کے خطاب میں عالمگیر جماعت احمدیہ پر نازل ہونے افضال الٰہی کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ لندن کے وقت کے مطابق چار بجے سہ پہر (پاکستانی ۸ بجے رات) جلسہ گاہ تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم سے اس سیشن کا آغاز ہوا جو مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مربی سلسلہ نے کی اور بعد ازاں ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ (یہ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا کیا ہوا تھا۔) اس کے بعد نو عمر عزیز مکرم کرشن احمد پٹیل صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔ پہلا شعر تھا۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا　　اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

عزیز کرشن احمد کو اللہ نے انتہائی خوبصورت آواز عطا کی ہے۔ لفظوں اور لے پر اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ اس بچے نے سماں باندھ کر رکھ دیا۔

پاکستانی وقت کے مطابق سوا آٹھ بجے شب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب فرمانے کے لئے منبر پر تشریف لائے۔ حضور کا خطاب دس بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا اس طرح سے حضور ایدہ اللہ نے قریباً اڑھائی گھنٹے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نصر کی تلاوت کے بعد فرمایا"جلسہ سالانہ کا دوسرا دن اعداد و شمار کے بیان کرنے کا دن ہوتا ہے۔ وہ اعداد و شمار جن کا شمار نہیں۔ یہ خدا کے فضلوں کے اعداد ہیں جو گنے نہیں جاسکتے۔ تاہم کوشش ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ بیان کر دیا جائے۔ حضور نے فرمایا اعداد و شمار کا ذہن ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ لوگ توجہ مرکوز نہیں رکھ سکتے۔ تاہم کچھ اعداد و شمار پیش کرنے بہرحال ضروری ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اعجازی نشانات سارے عالم میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

نئے ممالک میں احمدیت کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:"اس وقت ۱۵۸ ممالک میں احمدیت قائم ہے۔ امسال ۴ نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی۔ ان میں چیک ری پبلک، گوواری پبلک، ایکویڈور اور لیسوتھو شامل ہیں۔ اس سلسلے میں جماعت جرمنی کی خدمات سب سے زیادہ نمایاں ہیں ان کے سپرد ۸ ممالک تھے۔ ان میں سے بلغاریہ، بوسنیا، البانیہ، رومانیہ، مقدونیہ میں یہ کامیاب ہو چکے ہیں اب انہوں نے گودا اور چیک ری پبلک میں بھی کامیابی حاصل کر لی۔ یہاں پر جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آ چکا ہے۔ ایکویڈور میں جماعت قائم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کینیڈا میں ایکویڈور کے ایک دوست نے بیعت کی۔ وہ ایکویڈور گئے تو ۵ رومن کیتھولک عیسائیوں نے احمدیت قبول کر لی۔

لیسوتھو کے بارے میں حضور نے فرمایا یہ ملک جنوبی افریقہ کی ذمہ داری میں شامل تھا۔ یہاں مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں پہلی ہی مجلس میں ایک دوست نے بیعت کر لی۔ انہوں نے اپنا نام ہارون پسند کیا۔ مزید جلد کامیابیوں کی توقع ہے۔"

حضور نے فرمایا:"امریکہ کے سپرد ۱۵ ممالک تھے جن کا تعلق سنٹرل ساؤتھ امریکہ سے ہے۔ اب تک صرف جمیکا میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"

دنیا بھر میں بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کا اضافہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:"اس سلسلے میں ہندوستان اور افریقہ کی جماعتیں سب دنیا پر سبقت لے جا چکی ہیں۔ ان علاقوں میں چھوٹے چھوٹے مراکز آسانی سے بنائے جا سکتے ہیں۔ جبکہ بڑے مغربی ممالک میں بڑے اخراجات سے ایسے مراکز بنانے پڑتے ہیں۔ امریکہ میں اس وقت ۳۶ اور کینیڈا میں ۱۰ مراکز ہیں۔

امریکہ میں ریاست ورجینیا کے شمالی علاقے میں ۴ء۷ ایکڑ کا پلاٹ ساڑھے تین لاکھ ڈالر میں خریدا گیا۔ شکاگو، ہیوسٹن، فلاڈلفیا اور ڈیٹرائٹ میں نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں۔ کینیڈا میں مس سس ساگا میں نہایت باموقع عمارت مناسب قیمت پر مل گئی ہے یہ عمارت ۱۶ء۵ ایکڑ رقبہ پر تعمیر کی گئی۔ مسقف حصہ ۲۸۰۰۰ مربع فٹ ہے۔ ۲۰۰ سے زائد گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام ہے۔ بڑے ہال میں ۱۲۰۰ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ۴۰ دفاتر ہیں۔ ساری عمارت ائیر کنڈیشنڈ اور نہایت اچھی حالت میں ہے ۱۹ لاکھ ۹۵ ہزار ڈالر میں خریدی گئی ہے۔ تین ماہ کے قلیل عرصہ میں جماعت نے ۲۰ لاکھ سے زائد ڈالر اکٹھے کر لئے۔

جرمنی میں یک صد بیوت الذکر

اس سکیم کے تحت ۷ مقامات پر بیوت الذکر کے لئے قطعات خریدے جا چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کئی جگہوں پر مراکز نماز تو موجود ہیں۔ یہ بات ہو رہی ہے باضابطہ بیوت الذکر کے قیام کی۔ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے کام جاری

ہے۔ ۲۶ لاکھ ۹۷ ہزار ۵۵۷ جرمن مارک خرچ کئے جا چکے ہیں۔
ناروے میں پہلی بڑی بیت الذکر کی تعمیر کا آغاز ہو چکا ہے سویڈن میں بیت الناصر کی توسیع کا کام شروع ہے۔
حضور نے فرمایا کہ بیت الذکر بنانا ہی کافی نہیں۔ اس کی آبادی کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

کینیڈا میں دارالامن منصوبہ

امیر صاحب کینیڈا نے رپورٹ دی ہے بیت الذکر بیت الاسلام کے قریب ایک رہائشی منصوبے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس کا نام دارالامن رکھا گیا ہے۔ ۱۰۰ سے زائد احمدی خاندان اس میں مکان خرید کر شامل ہو چکے ہیں۔ سٹی کونسل نے تمام مخالفت کے باوجود منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ اسی طرح سٹی کونسل نے بیت الذکر کی جنوبی طرف ایک پارک کا نام احمدیہ پارک رکھ دیا ہے۔

تراجم قرآن

اس وقت تک جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ۵۳ تراجم قرآن کریم طبع ہو چکے ہیں۔ امسال کشمیری زبان کے نئے ترجمے کا اضافہ ہوا ہے۔ دو تراجم بالکل تیار ہیں۔ افریقہ کی زبان کیکامبا اور ہندوستان کی زبان کینڈی۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "تراجم میں کئی دقتیں ہوتی ہیں ایک ایک ترجمے کو بار بار دیکھا جاتا ہے۔ بہت محنت کرنی پڑتی ہے پھر ماہرین زبان کو دکھا کر ان کے مشوروں اور آراء کی روشنی میں درست کیا جاتا ہے۔ سیپی کے منہ میں ایک قطرہ گر کر موتی تو بن جاتا ہے۔ مگر اس سے پہلے کے بہت سے مراحل ہوتے ہیں"

حضور نے فرمایا "۹ تراجم اس سال مکمل ہوئے ہیں ان میں جن جن ممالک کی زبانیں شامل ہیں وہ یہ ہیں سپین' نائیجیریا' آئیوری کوسٹ' کینیا' انڈونیشیا' ہنگری'

بعض ممالک کی ایک سے زائد زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں ۲۲ زبانوں میں قرآن کریم ابھی زیر ترجمہ ہے۔ ان میں جن ممالک کی زبانیں شامل ہیں وہ یہ ہیں۔ جنوبی افریقہ' غانا' برما' ماریشس' انڈونیشیا' کانگو' مالاگاسی' گیمبیا' بورکینا فاسو' نیپال' فجی' سری لنکا' تھائی لینڈ' ازبکستان' نائیجیریا' اور تنزانیہ

درج ذیل ممالک کی زبانوں کے نمونے منگوا کر ان کی چیکنگ ہو رہی ہے پھر ترجمہ کا کام شروع ہو گا۔ قزاقستان' کرغیزستان اور کردستان' حضور نے فرمایا ان سب کی تعداد مل ملا کر ۸۹ بنتی ہے"

دیگر تراجم

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "۷۸ کتب اور فولڈر ترجمہ شدہ شکل میں شائع کئے گئے ہیں۔ ۱۱ البانین زبان' ۱۱ بوسنین۔ اللہ تعالیٰ زکریا صاحب کو جزا دے انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ ۶ جرمن' ۵ ازبک' ۶ ہاؤسا زبان میں اور ۱۱ کتب ترکی زبان میں شائع ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ کئی دینی کتب کے تراجم درج ذیل زبانوں میں زیر ترجمہ ہیں۔ چینی' رشین' نارویجین' عربی' صومالین' والے' اڑیا' مراٹھی' انڈونیشین اور چیک۔"

مختلف ممالک کو کتب کی ترسیل

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے (لندن) کی وکالت اشاعت کے تحت مختلف ممالک کو کتب کی اشاعت کے ضمن میں فرمایا۔ "کتب چھاپنا ہی کافی نہیں چھاپنے کے بعد ان کی تقسیم اور ترسیل بھی بہت اہمیت رکھتی ہے اس ضمن میں وکالت اشاعت (لندن) بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ لندن سے اس سال ۲,۶۴۱۲۱ کتب مختلف جماعتوں کو بھجوائی گئیں۔ اور نگرانی کی جا رہی ہے کہ آگے تقسیم ہوں۔ اس کے علاوہ جماعتوں نے جو کتب خود شائع کر کے تقسیم کیں ان کی تعداد ۶ لاکھ ۸۴ ہزار ۵۰۰ ہے۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے دل احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ مختلف دانشوروں کے خیالات میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ سے نظریاتی طور پر اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب وقت آئے گا وہ پکے پھل کی طرح احمدیت کی جھولی میں آگریں گے۔"

چھاپہ خانوں کی کارکردگی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "اس کے نگران ملک مظفر احمد ہیں غانا' نیروبی' تنزانیہ' آئیوری کوسٹ میں چھاپے خانے کی کارکردگی بہتر اور مثالی رہی۔ رقیم پریس لندن سے اس سال ایک لاکھ ۱۶ ہزار ۶۱۰ کاپیوں کی طباعت ہوئی۔ اور افریقہ میں جدید مشینری والے چھاپے خانے سے ۲ لاکھ ۱۲ ہزار ۲۹۔ جو گزشتہ سال سے ۳ گنا زائد ہے۔"

پریس اینڈ میڈیا ڈیسک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "مختلف اخبارات میں جماعت کے حق میں مضامین لکھوانا یا جماعتی اعتراضات پر جواب لکھوانا۔ اس کے فرائض میں ہے اس ڈیسک کے انچارج چوہدری رشید احمد صاحب ہیں۔ ان کا کام جاری ہے اور یہ مثالی کام کر رہے ہیں۔ ان کی ٹیم نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔"

ایم ٹی اے (M.T.A)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "ایم ٹی اے ایک نئے دور میں داخل ہو چکا ہے یورپ اور شرق اوسط میں ڈیجیٹل نشریات کا آغاز ہو چکا ہے اس سال یورپ کے سب سے مقبول سیارے پر' جس پر ۳۰۰ چینل کام کر رہے ہیں اس پر ایم ٹی اے کو جگہ مل گئی ہے جماعت کے علاوہ اس پر عربی چینل بھی بہت ہیں۔ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے اب ایم ٹی اے کا رابطہ ایسے ناظرین سے ہو گیا ہے جن کے ساتھ پہلے نہ تھا۔ اب بہت سے لوگوں کو اتفاقاً یا ارادۃً ہمارا چینل دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ اور جو اتفاق سے دیکھتے ہیں وہ اس سے چمٹ ہی جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ پرانا نظام Analog System بھی جاری ہے۔ بہت سے علاقوں میں دونوں سسٹم پہلو بہ پہلو چل رہے ہیں۔"

حضور نے فرمایا۔ "ساؤتھ پیسیفک (SOUTH PASIFIC) ممالک (جنوبی بحرالکاہل کے ممالک) تک سابق سسٹم نہ پہنچ سکتا تھا۔ ممکن نہیں تھا کیونکہ زمین کا کرو curve حائل ہو جاتا تھا۔ پہاڑی سلسلے حائل ہو جاتے تھے۔ ہماری خواہش تھی اس علاقے کے اوپر کوئی سیٹلائٹ مل جائے جو ایم ٹی اے کی نشریات پکڑ سکے۔ آخر ایسا

رابطہ قائم ہو چکا ہے اب آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فجی اور جاپان وغیرہ ممالک اس رابطے سے ایم ٹی اے کے دائرے میں آ گئے ہیں۔ (حضور نے فرمایا) لطف کی بات یہ ہے کہ اسی کے ذریعے بی۔ بی۔ سی۔ ورلڈ سروس بھی اپنی نشریات ٹیلی کاسٹ کرتی ہے۔ ان نشریات کو دیکھنے والوں کا اگر اتفاق سے رابطہ قائم ہو جائے تو پھر وہ ہمارا مستقل ناظر بن جاتا ہے۔

(حضور ایدہ اللہ نے فرمایا) اب ہم سو فیصدی اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے پانچوں براعظموں میں اب ایم ٹی اے کی نشریات دیکھی جا سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا رفیق حیات صاحب ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے چیئرمین ہیں۔ ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے ۱۴ ڈیپارٹمنٹ ہیں اور ان کے ۱۳۵ رضاکار روزانہ باری باری خدمات انجام دیتے ہیں اور اس طرح ایم۔ ٹی۔ اے۔ کی نشریات ۲۴ گھنٹے جاری رہتی ہیں۔ الحمد للہ۔"

ہومیو پیتھک طریقہ علاج

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "خدا کے فضل و کرم سے ہومیو پیتھک طریق علاج بکثرت دنیا میں مقبول ہو رہا ہے ۳۷ ممالک سے جو رپورٹیں ملی ہیں ان کے مطابق ۴۰۶ چھوٹے بڑے ہومیو شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ ان سب نے مل کر سال میں ۱،۶۱،۳۵۵ مریضوں کا مفت علاج کیا۔ ان میں بھاری تعداد غیر مسلم مریضوں کی ہے۔ افریقہ میں غانا نے اور جرمنی نے یہ کام بڑے منظم طریق پر کیا ہے۔

انگلستان میں ۲۴ ہزار مریضوں کا، جرمنی میں ۲۳ ہزار کا، اور غانا میں ۳۲ ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ غانا میں چھوٹے بڑے ۳۲ شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ غانا کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ سارے افریقن ممالک کو مفت ادویات غانا کے ذریعے ہی بھجوائی جا رہی ہیں اور تربیت بھی دی جا رہی ہے۔"

انڈونیشیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "انڈونیشیا نے بہت جلد ترقی کی ہے۔ جماعت کے ذریعے ہومیو ڈسپنسریاں کھولے جانے سے قبل انڈونیشیا میں ہومیو پیتھی کا نام و نشان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ قیوم صاحب کو جزا دے۔ اس وقت انڈونیشیا کل ۱۹۸ شفاخانے قائم کرا چکے ہیں۔"

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں ہومیو پیتھی کا واضح اشارہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ عام شفا کی باتیں نہیں ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو بطور الہام حضرت مسیح موعودؑ کو بتا دی گئی تھیں اور تائیدی رویاء بھی دکھائی گئی جس کی تعبیر اس کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ رویاء حضرت اماں جان ...... کو دکھائی گئی تھی۔"

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا، الہام یہ ہے "آج پہر رات باقی تھی جب یہ الہام ہوا۔

اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار

یقیناً میں ہر اس شخص کی حفاظت کروں گا جو گھر میں ہے۔ میرے پاس علاج ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔"اس آخری فقرہ کا کیا مطلب ہے کہ "میرے پاس علاج ہیں" حضرت مسیح موعودؑ کا یہ بھی طریق تھا کہ بعض اوقات آپ کو جب کوئی الہام ہوتا تو آپ گھر میں حضرت اماں جان...... سے دریافت فرماتے کہ کوئی خواب آیا۔ اس روز جب آپ نے حضرت اماں جان....... سے دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا۔ ایک خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا بکس ادویہ کا چراغ لایا ہے۔ رحمت اللہ نے بھجوایا ہے۔ اس بکس میں ہزار ہا شیشیاں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک بکس میں ایلو پیتھک ادویات اتنی مقدار میں تو آہی نہیں سکتیں۔ ظاہر ہے کہ ہومیو پیتھی کا بکس ہی ایسا ہوتا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی ہزاروں شیشیاں ہوتی ہیں۔"

ہومیو پیتھی کی نئی کتاب کی خصوصیات

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا"ہومیو پیتھی کی نئی کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس پر بہت باریکی سے نظر ثانی کی گئی ہے۔ جو غلطیاں راہ پاگئی تھیں ان کو دور کیا گیا ہے۔ میرے مہربانوں نے بہت مدد کی۔ اور تکرار حذف کرنے کی کوشش کی۔ جب میں نے ہومیو پیتھی کے لیکچر دیئے تھے تو حاضرین جو میرے سامنے تھے ان کو کچھ پتہ نہ تھا ہومیو پیتھی کے بارے میں۔ اس لئے بار بار دوہرانا پڑتا تھا۔ اس کتاب میں ضرورت کی مزید ۸۰ ادویات کا تعارف بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اور پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے ایک ہی جلد میں پرانی اور نئی ادویہ کو جمع کر دیا گیا ہے اللہ ملک مظفر صاحب کو جزا دے انہوں نے ڈھونڈ کر ایسا کاغذ استعمال کیا ہے کہ دو کتابوں کا حجم ایک ہی کتاب میں آ گیا ہے او حجم پہلے سے بھی کم ہو گیا ہے۔ اس میں مشہور جڑی بوٹیوں اور عناصر کی رنگین تصاویر بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ ان تصاویر کے حصول میں مسرت بی بی صاحبہ نے دن رات ایک کر کے بڑی محنت کی ہے اس کے بعد حضور نے کتاب اپنے دست مبارک میں لے کر یہ تصاویر حاضرین کو دکھائیں۔

ہومیو پیتھی سے شفا کی مثالیں

گیمبیا کے ایک ۷۵ سالہ دوست ہیں جن کی بائیں ٹانگ ذیابیطس کے اثر سے اس قدر گل گئی تھی کہ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ ٹانگ کاٹنی پڑے گی۔ اور یہ ٹانگ کٹوانے پر تیار نہیں تھے کہ انہوں نے سلفر اور سورائینم ۲۰۰۔ استعمال کی۔ اب ان کو خدا کے فضل سے مکمل شفا ہو چکی ہے۔ اور یہ اپنی صحیح ٹانگ کے ساتھ مچھلیاں پکڑتے ہیں۔

تنزانیہ میں رات گیارہ بجے فون آیا کہ چھ ماہ کی ایک بچی کو ہیضہ سے الٹیاں آ رہی ہیں اور سخت کمزور کرنے والے تشنج کرنے والے دست آ رہے ہیں۔ اس کو چائنا اور کولو فائیلم دی گئی۔ نصف گھنٹے میں آرام آگیا۔

پولینڈ سے مکرم حامد کریم محمود نے اطلاع دی ہے کہ تین خاندانوں کو اولاد حاصل نہ تھی۔ ان میں سے ایک خاتون کو ۱۲ سال کے بعد امید ہوئی ہے اور وہ ہومیو پیتھک کا چلتا پھرتا اشتہار بن چکی ہیں۔

جاوا۔ انڈونیشیا' ایک عالم جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتا تھا۔ اس کو فالج ہوا۔ علاج کیا مگر کوئی آرام نہ آیا۔ اس کی بیٹی نے بتایا کہ احمدی معلم سے علاج کراؤ۔ اس نے بامر مجبوری علاج کروایا۔ اب وہ بالکل شفایاب ہو چکا ہے

اور اس نے مخالفت بھی چھوڑ دی ہے۔ اور جماعت کے بارے میں نیک خیالات رکھتا ہے۔

کینیا میں ایک ڈاکٹر اقبال صاحب ہیں جنہوں نے صرف لیکچر سن کر ہومیو پیتھی کی تعلیم پائی۔ ایک خاتون کے سر میں درد رہتا تھا۔ اس کے سر میں پانی پڑ گیا تھا۔ اس کو ایپس۔ ۲۰۰ دی اس نے کہا آج آٹھ سال بعد میں نے پہلی بار سر درد سے نجات پائی ہے۔ وہ آپریشن کروانے پر تیار ہو رہی تھی۔

بورکینا فاسو میں بھی بہت سے شفاخانے ہیں صدر مملکت نے بھی ان میں سے ایک شفاخانے سے علاج کروایا ہے۔

مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب مربی بورکینا فاسو لکھتے ہیں ایک شخص کو ایسی شدید بیماری تھی کہ چند دن کا مہمان معلوم ہوتا تھا۔ اس کے سر کا گوشت گلنا شروع ہو گیا تھا۔ دائیں آنکھ بالکل بند اور گندے پھوڑے کی طرح ہو گئی تھی۔ اس کو حضور کا ہرپیز والا نسخہ دیا گیا۔ آرنیکا' آرسینک' لیڈم ۲۰۰۔ چند دنوں میں خدا کے فضل و کرم سے صحت حاصل ہو گئی۔

ایک خاتون کو کینسر ہو گیا۔ اس کو دوا دی گئی۔ کچھ دیر کے بعد وہ کینسر کا پتہ چلانے کے لئے سکیننگ کروانے گئی تو اسے بتایا گیا کہ کینسر ختم ہو چکا ہے۔ وہ وہیں کلینک میں خوشی کے مارے چلانے لگ گئی کینسر ختم ہو گیا۔ کینسر ختم ہو گیا۔

سات خواتین جن کو حضور کا بے اولادی کا نسخہ استعمال کروایا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے ان کی گود ہری ہو گئی۔

مرگی کا مریض ایک بچہ تھا۔ جس کو ہر روز بار بار دورے پڑتے تھے۔ اس کو کلکیریا کارب ۳۰۔ دی گئی۔ حملے کم ہو گئے۔ دو ماہ کے علاج کے بعد مکمل شفا پا گیا۔ اب چھ ماہ گزر چکے ہیں اس کو ایک بار بھی مرگی کا حملہ نہیں ہوا۔ حضور نے فرمایا بعض اوقات سر کی ساخت ایسی ہوتی ہے جس کی وجہ سے مرگی ہوتی ہے۔ اس کا کوئی اور علاج سوائے آپریشن نہیں۔ آپریشن سے سر کی ساخت کو درست کر دیا جاتا ہے۔

ایک مریض کی آنکھ ۹ ماہ سے خراب تھی۔ عیسائی ہسپتالوں میں تین ماہ علاج ہوتا رہا۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخر اس کو ہومیو پیتھی دوا دی گئی۔ تو اس کی آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ اب وہ کہتا پھرتا ہے۔ میٹھی گولیاں معجزہ۔ میٹھی گولیاں معجزہ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ چند واقعات ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔ ایسے واقعات بکثرت ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہومیو پیتھی کے ذریعے ایسی بیماریوں کا بھی علاج ہو سکتا ہے جو بظاہر ناقابل علاج ہوں۔ اس سے اپنا علاج خود کرنے کا بھی رجحان پیدا ہوا ہے۔ جب تک مریض خود اپنا علاج نہ کرے بات نہیں بنتی۔ اپنی اندرونی کیفیت وہ خود ہی اچھی طرح جانتا ہے۔"

ٹی۔ وی۔ ریڈیو اخبارات

حضور نے فرمایا کہ "سب سے پہلے تو ہمارا (M-T-A) ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ٹی۔ وی۔ سٹیشنوں سے جماعت احمدیہ کے پیغام کی اشاعت ہوتی رہتی ہے۔ ۳۰۷ ممالک میں پریس اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ ٹی۔ وی۔ کے ۲۱۴۰ پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوئے جن کا مجموعی دورانیہ ۱۹۲۸ گھنٹے کا تھا۔

ریڈیو کے ۱۳۴۰ پروگرام نشر ہوئے جن کا مجموعی دورانیہ ۱۲۸۱ گھنٹے کا تھا۔

۱۴۴۸ اخبارات نے جماعت احمدیہ کے حق میں مضامین شائع کئے۔

ناداروں مسکینوں ' یتیموں کی امداد

ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لئے امداد کی جتنی رقوم صرف کی گئی ہیں ان کا شمار ممکن نہیں۔ پروفیشنل خدمت کے ذریعے وقت کی قیمت لئے بغیر جو کام کئے جارہے ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ایلوپیتھک ہسپتالوں کے ڈاکٹر بھی بہت بڑی مدد کر رہے ہیں۔ مرکز کی طرف سے افریقی ممالک کو لکھوکھا ڈالرز کی امداد دی جارہی ہے۔ ہر جگہ جہاں جماعت قائم ہے ضرورت مندوں اور ناداروں کی امداد کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔"

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کی تنظیم۔ HUMANITY FIRST

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان نے ایک رفاہی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ (یعنی انسانیت سب سے پہلے) بنائی ہے اس کے تحت سیرالیون کی خانہ جنگی کے شکار لوگوں کے لئے ۷۰ ٹن وزنی امدادی سامان کا کنٹینر بھجوایا گیا یہ سامان جنگ شروع ہونے سے صرف ایک دن قبل مشن ہاؤس پہنچا۔ مشن ہاؤس والوں نے اس پر ۴۰ دن گزارا کیا۔ سیرالیون میں ۳۵ جماعتوں کو امداد مہیا کی گئی۔ اس تنظیم نے البانیہ پہنچ کر کوسووو کے مہاجرین کی امداد اس شاندار طریق سے کی کہ مقامی حکومت نے ایک مہاجر کیمپ کی کلیتہ ذمہ داری جماعت کے سپرد کر دی۔ چنانچہ ان کو خوراک مہیا کرنے کی ذمہ داری ادا کی گئی۔ اس کے بعد ان کو کوسووو واپس لے جانے کے لئے بسوں کا انتظام کیا گیا اور پھر کوسووو پہنچ کر ان کے تباہ شدہ مکانوں کی مرمت میں ہاتھ بٹایا گیا۔ ان سب خدمات کے علاوہ افریقہ اور دیگر ممالک کی امداد کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی رقم بھی اس تنظیم نے پیش کی۔"

جماعت جرمنی کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:"انہوں نے بھی امدادی سامان کوسووو کے مہاجرین کے لئے بھجوایا۔ بلجیئم کی جماعت نے تین ٹرک البانیہ میں اسی مقصد کے لئے بھجوائے۔ جرمنی کے ایک امدادی وفد نے البانیہ پہنچ کر ۵۰ ہزار مارک کا سامان ان مصیبت زدگان میں تقسیم کیا۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فعال ہے افریقہ کے ممالک میں انہوں نے جا کر ۸۲ آپریشن کئے۔ ۳۰ کو مصنوعی ٹانگیں لگا دیں۔" حضور ایدہ اللہ نے ان ڈاکٹر صاحبان کے نام بھی بیان فرمائے جنہوں نے اہم خدمات انجام دیں۔

دعوت الی اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوت الی اللہ کے میدان میں امسال جماعت احمدیہ کی غیر معمولی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا اجمالی ذکر تو ہو چکا ہے۔ لیکن اس میدان میں اللہ تعالیٰ کے ایسے غیر معمولی نشانات ظاہر ہوئے جن کا میں ملک وار ذکر کروں گا اور یہ آپ کے ایمان کی تقویت کا ذریعہ ثابت ہوں گے۔

ہندوستان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۰۲۰ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ ان میں سے ۸۷۲ باقاعدہ طور پر نظام جماعت سے منسلک ہیں۔ نئی جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے ہندوستان ساری دنیا میں سرفہرست رہا۔ ۲۷ بنی بنائی بیوت الذکر جماعت کو مل گئیں۔ نئی بیوت کی تعمیر کا منصوبہ بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔ ۱۴ نئی بیوت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی۔ دعوت الی اللہ کے ۹ مراکز کا اضافہ ہوا۔ اب ان کی کل تعداد ۸۳ ہو چکی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کے میدان میں ہندوستان کی غیر معمولی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا"اس سال (۹۸۔۱۹۹۹ء) ہندوستان میں نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد ۱۷۔ لاکھ ۱۰ ہزار ۳۴۴ جبکہ گزشتہ سال (۹۷۔۱۹۹۸ء) نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد ۶ لاکھ ۴۹ ہزار ۴۴۹ تھی۔

گویا کہ دگنے سے بھی زیادہ اضافہ ہے۔ الحمدللہ۔"

مکرم منیر احمد خادم صاحب کا بیان:۔

"ایک جگہ بڑی تعداد میں افراد احمدی ہوئے تو پاکستان سے ایک مولوی نے ایک شخص کو ۱۵ روز کے لئے بھجوایا۔ ویزا لے کر دیا اور ساتھ ۱۵ ہزار روپے بھی دیئے۔ اور کئی سارے حوالے بھی فوٹو سٹیٹ کر کے ساتھ دیئے اس نے ہندوستان آکر احمدی نومبائعین سے رابطہ کیا۔ مگر ناکامی ہوتی چلی گئی۔ اپنی ناکامی پر ہر روز کئی ڈبیاں سگریٹ پھونک دیتا۔ لگتا تھا دماغی توازن چل گیا۔ بار بار کہتا۔ مولوی نے ویزا لے کر دیا۔ ۱۵ ہزار نقد دیئے۔ حوالے فوٹو سٹیٹ کرا کے دیئے مگر کوئی کام نہ آیا۔" حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس مولوی کی بھی جوتیاں گھس گئی ہیں احمدیوں کو روکتے روکتے۔

مکرم محمد شفیع کرناٹک کی رپورٹ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ایک جگہ مولویوں نے شدید مخالفت کی۔ ان کا جو لیڈر تھا اس نے اعلان کیا کہ وہ آئندہ جمعہ مخالفت میں بھرپور خطبہ دے گا۔ وہ جمعہ پڑھانے آ رہا تھا کہ راستے میں سکوٹر سے ٹکر ہو گئی اور وہیں فوت ہو گیا۔ سارے لوگ جنازے کے ساتھ گئے جنازہ لیجا رہے تھے کہ مخالفین کی ایک کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ سارے مخالفین شدید زخمی ہو گئے۔

مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر خدام الاحمدیہ بھارت کی رپورٹ کا حوالے دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ضلع بیجاپور میں ایک شخص شدید مخالفت کرتا تھا۔ جہاں بھی جاتا مخالفت میں شدت اختیار کر جاتا تھا۔ اس کا بڑا اثر و رسوخ تھا لوگ بات ماننے پر مجبور بھی ہو جاتے۔ اس کو ایک دفعہ کسی احمدی نے کہا کہ تمہیں وہ عذاب ہو گا جس سے ضیاء الحق بھی نہ بچ سکا تھا۔ وہ شخص ۹ آدمیوں کے ساتھ گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ گاڑی کی رفتار تیز تھی کہ ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر چھلانگ لگا دی اور اس کا سر چکنا چور ہو گیا۔ باقی گاڑی کے افراد بچ گئے۔ علاقے میں شور پڑ گیا کہ ایک وہی مرا جو احمدیت کا دشمن تھا۔

قادیان کے گزشتہ جلسہ سالانہ میں دس ہزار نومبائعین نے شرکت کی۔ ایک زیر دعوت الی اللہ معمر بزرگ قافلے کے ساتھ گئے۔ قادیان میں نمازوں اور ذکر الٰہی کا ماحول دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ واپس جا کر گاؤں کے سارے افراد کو ساتھ ملا کر احمدی کر لیا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کی ایسی لگن عطا کی کہ اب تک ۱۳ گاؤں ان کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہو چکے ہیں۔

ہماچل پردیش کے ایک دوست ہر ممکن مخالفت کیا کرتے تھے۔ وہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۸ء پر قادیان گئے اور احمدی ہو کر لوٹے۔ وہ شخص جو شراب کا عادی تھا وہ پنجوقتہ نماز کا عادی بن گیا۔ ایک دشمن متکبر نے ان کو ذلیل کرنے کے لئے گالیاں دینا شروع کیں اور گندے الفاظ استعمال کئے۔ ان صاحب نے اس کو سمجھایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ میں گندگی کا جواب گندگی سے نہیں دے سکتا۔ لیکن وہ باز نہ آیا۔ آخر تنگ آ کر انہوں نے کہا کہ میری دعا ہے کہ اللہ تیرے منہ میں گند ڈال دے۔ وہ شخص اس وقت درخت پر چڑھا پتے کاٹ رہا تھا۔ وہاں سے گرا تو سیدھا اس جگہ گرا جہاں گوبر پڑا ہوا تھا۔ اور گندگی سے اس کا منہ بھر گیا۔ اس کی بیوی جو درخت کے نیچے کھڑی تھی اس نے کہا کہ اسی وقت اس احمدی سے معافی مانگو۔

دعوت الی اللہ کرنے والے ایک گاؤں پہنچے اور امام مہدی کی آمد کا پیغام دیا اور گاؤں والوں کو بیعت کرنے کو کہا۔ اس گاؤں میں ایک پڑھی لکھی باعزت عورت تھی اس نے کہا کہ میں ان کا ساتھ دوں گی۔ ساتھ ہی اس نے اپنی خواب سنائی کہ ایک ہفتہ قبل میں نے دیکھا کہ میں ایک راستے پر جا رہی ہوں۔ راستے میں ایک گیٹ نظر آیا۔ دروازے کے اندر سے جھانک کر دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ جنت کا گیٹ ہے۔ وہاں سفید پگڑی والے ایک بزرگ کھڑے تھے ان سے پوچھا کہ میں جنت میں داخل ہو سکتی ہوں تو اس بزرگ نے کہا کہ ہماری جماعت میں داخل ہو کر ہی داخل ہو سکتی ہو۔ عورت نے سوال کیا کہ جماعت کہاں ہے؟ بزرگ نے کہا کہ آنے والے ہیں۔ عورت نے کہا کہ میں تو آپ کی آمد کا انتظار کر رہی ہوں۔ عورت کے ساتھ گاؤں کے ۲۴۵ افراد نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

(باقی صفحہ ۴۰ پر)

شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک

ہماری امیدوں کا مرکز ہے تو ہی ہمیں اپنی رحمت کے جلوے دکھا دے
تو چارہ گروں کو عطا کر بصیرت انہیں مالکا دستِ معجز نما دے
جو ہیں چارہ سازی کے اسرار مولا، کرم سے تو اپنے انہیں سب سکھا دے
فراست دماغوں، حصانت ارادوں، بصارت نگاہوں کو دل کو جلا دے
شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

یہ کشکول ہے سامنے تیرے رکھا اسے اپنے فضلوں سے بھر دے خدایا
نہ میں تجھ سے مانگوں تو پھر کس سے مانگوں تو سب کو ہے دیتا تو سب کا ہے داتا
تو سب کا ہے ماویٰ، تو سب کا ہے ملجا، تو سب کا ہے والی تو سب کا ہے مولا
تو سب کا ہے ساقی ذرا جام بھر بھر کے لطف و کرم کے ہمیں اب پلا دے
شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

کسی گھر کی رونق، کسی دل کی چاہت تو آنکھوں کی پتلی کا تارا ہے کوئی
کہیں ذات سے اپنی بڑھ کے ہے کوئی، کہیں جان سے اپنی پیارا ہے کوئی
کسی کی نگاہوں کا محور ہے کوئی، کسی زندگی کا سہارا ہے کوئی
تو سب جانتا ہے، تجھے سب خبر ہے تو شانِ کریمی کے جلوے دکھا دے
شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

ہے جو روک بھی سامنے سے ہٹا دے، ہمارے لئے راہ ہموار کر دے
براہیمی سنت دکھا میرے پیارے، یہ دہکی ہوئی آگ گلزار کر دے
کوئی ناامیدی کا لمحہ نہ آئے مجھے اور بھی جو گنہگار کر دے
نویدِ مسرت سنا کر ہمیں اب گرفتہ دلوں کی تو ڈھارس بندھا دے
شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

کہیں درد کی داستانیں چھڑی ہیں کوئی اپنے زخموں کو سہلا رہا ہے
کہیں چارہ گر خود کو مجبور پا کے کسی دل شکستہ کو بہلا رہا ہے
ہمہ وقت دھن سوز کی سنتے سنتے مری جاں کلیجہ پھٹا جا رہا ہے
ذرا چھیڑ دے ساز "کُن" کو مغنّی مدھر لَے میں نغمہ طرب کا سنا دے
شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

لئے آنکھ میں آنسوؤں کی روانی ترے در پہ کوئی خمیدہ کھڑا ہے
جو اوروں کا دکھ بھی سمیٹے ہوئے ہے بہت دیر سے آبدیدہ کھڑا ہے
ہے سینہ فگار اور سوچیں ہیں زخمی جگر سوختہ دل تپیدہ کھڑا ہے
وہ صبر و رضا کا ہے پیکر تو خود لطف سے اپنے ہر فکر اس کی مٹا دے
شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

خزانے میں تیرے کمی تو نہیں ہے خزینۂ ہستی کے وا باب کر دے
تو قادر ہے تو مقتدر ہے خدایا ہمارے لئے پیدا اسباب کر دے
ہیں پژمردہ جو پھول رحمت کی شبنم تو ڈال ان پہ اور ان کو شاداب کر دے
کرشمہ دکھا اپنی قدرت کا پیارے جو بگڑے ہوئے کام ہیں سب بنا دے
شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

صاحبزادی امتہ القدوس

جماعت احمدیہ برطانیہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء پر ایک طائرانہ نظر

اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال وانوار کے ظہور کا تذکرہ

رپورتاژ: مکرم یوسف سہیل شوق صاحب

جماعت احمدیہ کی سال بھر کی تقاریب میں جو تقریب سب سے زیادہ ایمانی لذت اور لطف سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور جس کا سال بھر انتظار ہر احمدی کو ہوتا ہے وہ بلاشبہ جلسہ سالانہ ہے۔ جب تک مرکزی جلسہ سالانہ قادیان اور پھر ربوہ میں ہوتا تھا اس وقت اس میں شامل ہونے والے سارا سال نہ صرف انتظار کرتے تھے بلکہ اس میں شمولیت کی سارا سال تیاریاں کرتے رہتے تھے۔ ربوہ کے لوگ جو میزبان ہوتے تھے جلسہ کی آمد کی کئی ماہ پہلے تیاریاں شروع کر دیتے تھے کیونکہ ہر گھر میں درجنوں مہمانوں کا ٹھہرنا تو معمول ہوا کرتا تھا اس لئے گھروں میں تیاری اور دیگر انتظامات کو اس میں خاص اہمیت حاصل ہوتی تھی جب سے یہ جلسہ ربوہ میں بوجوہ منعقد نہیں ہو رہا اور جسے ایک عرصہ ہو چلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر عظیم الشان رحمت کی اور جماعت احمدیہ کو ایم ٹی اے کی دولت عطا فرمادی۔ اب جلسہ کا لمحہ لمحہ بذریعہ ٹی وی دیکھا جاتا ہے اور اس میں شامل ہوا جاتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ جولائی کے آخری جمعہ کے انتظار میں رہتے ہیں جب اسلام آباد سرے برطانیہ میں یہ جلسہ شروع ہوتا ہے اور تین دن جاری رہ کر سال بھر کے لئے لذتوں کا ایک خزانہ دے جاتا ہے۔ اللہ جزادے ایم ٹی اے کے کارکنوں کو جو اپنی محنتوں، کاوشوں اور منصوبہ بندی سے جلسہ کا ایک ایک کونہ دکھا دیتے ہیں اور ایک ایک لمحہ سامنے لے آتے ہیں۔

۱۹۹۹ء کا جلسہ بھی اپنے جلو میں اللہ کی رحمتوں اور افضال وانوار کا ایک ایسا خزانہ ساتھ لایا جس نے سال بھر کے لئے لذتوں اور محبتوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ عطا کر دیا۔ یہ وہ تاریخ ساز جلسہ تھا جب پہلی بار چشم فلک نے دنیا کے ایک کروڑ انسانوں کو اپنے مولا کے دامن سے وابستہ ہوتے ہوئے دیکھا۔ ۱۰۴ ملکوں کی ۲۳۱ قوموں کے یہ افراد دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس جلسہ کی عالمی بیعت میں شامل ہو کر انہوں نے ایک نئے روحانی سفر کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ وہ سفر ہے جو کامیابیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ جب ہمارے دل وجان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جتنے احمدی تم ایک سال میں بنالو گے اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ سال دگنا کر دیا کرے گا اور ہر سال یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

قارئین کرام! حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب یہ حیران کن اعلان کیا تو اس وقت بھی صحیح اعداد و شمار کسی کے ذہن میں نہ آسکتے تھے اور چشم فلک نے یہ دیکھا کہ پہلے سال ۲ لاکھ کی تعداد

میں احمدی ہونے والے ساتویں بیعت کے موقع پر ایک کروڑ بن گئے۔ اب تو لاکھوں کی بات ہی نہیں رہی اب تو کروڑوں کی گنتی شروع ہو چکی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں کئی سال پہلے سنا دیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی فتوحات کی صدی ہے اور دوسری صدی میں جماعت احمدیہ ساری دنیا پر غالب آجائے گی۔ آج دنیا کی آبادی چھ ارب ہے اور یہ آبادی بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ مگر خدا کے فضلوں کا بھی وعدہ ہے کہ ہر سال دوگنا ہوتے چلے جائیں گے آئندہ بیس تیس سال میں دنیا میں احمدیوں کی تعداد کا جو نقشہ ہو گا وہ آج صحیح طور پر ذہن میں نہیں آسکتا۔ خدا سب کو وہ مبارک دن دکھائے جب روئے زمین پر ایک ہی مذہب ہو اور ایک ہی پیشوا۔ اور ساری دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائے۔

اس جلسہ کی خاص بات یہ نہیں تھی کہ اس میں تین سربراہان مملکت یعنی آئیوری کوسٹ، غانا، اور برطانیہ نے اپنے پیغامات بھجوائے بلکہ اس جلسہ کی خاص الخاص بات یہ تھی کہ جب محبوب امام کی طرف سے خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد آیا نعروں کا سالہا سال سے جاری طریق ختم کیا جائے تو ۲۱ ہزار کے حاضرین میں سے ایک بھی نہ تھا جس کی پیشانی پر کوئی اثر ظاہر ہوا ہو اور گویا مدتوں پرانا طریق آن واحد میں یوں ختم ہو کر رہ گیا جیسے اس کا کہیں وجود ہی نہ تھا۔ پیارے اور محبوب امام کی اطاعت کا یہ بے نظیر اور تاریخی نظارہ وہ عظیم دولت تھی جو اس سال جلسہ سالانہ پر خاص طور پر ہمیں حاصل ہوئی۔ بلاشبہ یہی احمدیت کی دولت ہے۔ اطاعت ہی ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ اور پیارے امام کی محبت اور فرمانبرداری ہی ہماری روحوں کی ٹھنڈک اور ہمارے دلوں کا سکون ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو صحت و سلامتی اور فتوحات والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ لندن کی باتیں اور یادیں تو نہ ختم ہونے والی ہیں لیکن اس بار جماعت احمدیہ کو خدا کی طرف سے عطا کردہ خوشحالی اور فارغ البالی کا ایک منظر اسطرح سامنے آیا کہ ہزاروں ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے مخصوص جگہ کم پڑ گئی۔ اور ہمسائے کے سکول کی گراؤنڈ عاریتاً حاصل کر کے ہزاروں گاڑیوں کی پارکنگ کا مسئلہ حل کر لیا گیا۔ یہ وہ جماعت ہے جس کا آغاز غریب احمدیوں کے آنے دو آنے کے چندہ سے ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں اب بھی وہ نام سنہری حروف میں جگمگ جگمگ کر رہے ہیں جنہوں نے دین کی راہ میں چند آنے دیئے۔ آج ان کی اولادیں یورپ امریکہ اور دیگر دنیا بھر کے ممالک میں بکھری پڑی ہیں۔ افریقی اور ایشیائی ممالک کے احمدیوں کو تو جلسہ پر پہنچنے کا بہت ہی کم موقع ملتا ہے۔ یہ ساری خوشحالی تو صرف یورپ کے احمدیوں کے ذریعے سامنے آئی ہے۔ آج بھی احمدیت کی اصل دولت تو وہ غریب دل ہیں جو اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کے مالی قربانی کرتے ہیں اور جتنا زیادہ دیتے چلے جاتے ہیں اتنی ہی زیادہ اور دینے کی پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اللھم زد فزد۔

ہمیشہ کی طرح اس سال بھی جلسہ سالانہ کی جان اور روح ہمارے مقدس امام کی روح پرور اور زندگی بخش

تقاریر تھیں۔ خطبہ جمعہ پر افتتاحی خطاب، عورتوں سے خطاب، دوسرے اور تیسرے دن کا خطاب اور عالمی مجلس سوال و جواب یہ ساری وہ عرفان کی دولتیں تھیں جن سے احمدیوں نے جی بھر کر اپنی روحوں کو شاد کام کیا۔ اپنی زندگیوں میں روحانی لذت کی نئی لہر دوڑتے محسوس کی۔ یہ الفاظ ایک قلب صافی کے دل سے نکلتے تھے اور کروڑوں احمدیوں کے دلوں میں اتر جاتے تھے۔ اس میں لذت اور خوشی بھی تھی اور آنسو بھی۔ اپنی زندگیوں کو پہلے سے بہتر بنانے کا عزم بھی تھا اور خدا کے دین کی خاطر مر مٹنے کا عہد پہلے سے زیادہ مضبوط ہوتا چلا جاتا تھا۔ دوسرے دن کی تقریر تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں خدا کے فضلوں کے ان اعداد و شمار پر مشتمل تھی جو گنے نہیں جا سکتے جن کی صرف ایک جھلک ہی دکھائی جا سکتی ہے۔ اور تیسرے دن کا خطاب تو حضرت مسیح موعود کی سیرت کا وہ حسین و دلکش بیان تھا جس نے روحوں میں ایک نئی گرمی دوڑا دی۔ وہ کیسے وجود تھے جو سینکڑوں میلوں سے زخمی پیروں کے ساتھ کشاں کشاں مسیح موعودؑ کی زیارت کے شوق میں چلے آتے تھے۔ پاؤں کے چھالے پڑ پڑ کر کھال اتر جاتی تھی مگر پاؤں تھے کہ رکتے نہ تھے۔ خدایا ایسا ایمان اور ایمان کی ایسی مضبوطی ہر احمدی کو عطا کر۔ آمین۔

دوسرے دن کی تقریر میں بیان ایمان افروز واقعات بتانے تھے کہ

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

کس طرح بادل اور بارش جماعت احمدیہ کی خدمت میں ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں۔ آج بھی معجزے جنم لے رہے ہیں، آج بھی نگاہیں حیران ہوتی ہیں، آج بھی مولیٰ کا پیار انسانوں کے دلوں کی سب سے بڑی دولت ہے۔ لندن والے باباجی کا نام لے کر دعا مانگی تو روٹھی ہوئی زندگی من گئی۔ اور آئی ہوئی موت ٹل گئی۔

اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا موت بھی آ گئی ہو تو ٹل جائے گی

جلسہ کے انتظامات کا ذکر کیا جائے تو ہر انتظام ایک نشان معلوم ہوتا ہے۔ ۲۱ ہزار افراد کے مجمع میں کوئی بد نظمی نہیں، کسی کو کوئی پریشانی نہیں، پولیس والے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ ان کے کرنے کا کوئی کام ہی نہیں۔ سارے انتظامات فرشتے کر رہے ہیں جنہوں نے انسانوں کا روپ دھار رکھا ہے۔ ان فرشتوں نے جنگل کو منگل بنا دیا ہے۔ روحانیت کی وہ شمعیں جلا دی ہیں جو تاریکی اور جہالت کا سینہ پھاڑ رہی ہیں۔ مولیٰ کی محبت کے جام بھر بھر کر پلائے جا رہے ہیں۔ اور ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا کے ۱۵۸ ممالک کے کروڑوں کروڑ احمدی یہ جام پیتے جا رہے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کی لوٹ ہے جو مچی ہوئی ہے۔ بے قرار دیوانے جھولیاں بھر بھر کر لے جا رہے ہیں اور سیر ہوتے جا رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۴۰ پر)

مبارک وہ جواب ایمان لایا

حضرت حکیم مولوی قطب الدین بدوملہوی.........

از قلم: مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

بدو ملہی ضلع نارووال (سابق ضلع سیالکوٹ) کا قصبہ دریائے راوی کے قریب واقع ہے۔ اس قصبہ میں احمدیت کی ابتداء ۱۸۹۰ء سے ہوئی اور اس علاقہ سے سب سے پہلے حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب نے بیعت کی جو وسط ۱۸۹۱ء کی ہے۔ آپ ۱۸۹۲ء میں بمعہ اہل خانہ ہجرت کر کے قادیان تشریف لے گئے تھے۔

ابتدائی تعلیم و حالات

حضرت مولوی صاحب کی روایت کے مطابق آپ کے والد صاحب مولوی غلام حسین صاحب سکنہ چندھڑ ضلع گوجرانوالہ کے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنے سوانح حیات اپنے پوتے محمد یونس صاحب مولوی فاضل کو لکھوائے جو بعد میں روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

”قومیت کھوکھر راجپوت مقام پیدائش چدھڑ...... میرے والد صاحب عربی اور فارسی کے زبردست عالم تھے۔ ان کا شغل ایک حجرہ میں بیٹھ کر دینی کتب کے مطالعہ میں مصروف رہنا تھا۔ انہوں نے عربی و فارسی میں کئی کتب تفسیر وغیرہ کی قلمی لکھی تھیں۔ ان کا دستخط نہایت خوبصورت تھا ان کی قلمی کتب میں میں اب بھی چند کتب میرے پاس موجود ہیں۔ وہ ایک عالم باعمل تھے۔ لوگ ان کی نیکی اور بزرگی کو دیکھ کر ان کی بیعت کرنے لگ گئے اور ان کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ ضلع گورداسپور میں بھی ان کے سینکڑوں مرید تھے۔

میں نے سب سے پہلے اپنے والد صاحب سے قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ اس کے بعد ترجمہ سے پھر کچھ فارسی کتب پڑھیں۔ میرے دل میں سیر کرنے کی خواہش تھی۔ اس لئے میں گجرات چلا گیا۔ اور وہاں ایک مولوی صاحب صدر الدین نامی سے صرف پڑھی۔ ازاں بعد ضلع جہلم میں مشہور عالم مولینا خان ملک (جو جناب حافظ مبارک احمد صاحب مرحوم سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے دادا تھے) سے صرف اور نحو کی کتب اور عربی علم حاصل کیا۔ اس کے بعد میں مزید علم کی خاطر لکھو کھی ضلع فیروز پور گیا۔ اور وہاں مولوی عبدالقادر صاحب سے مشکوۃ شریف نحو اور منطق کی کچھ کتب پڑھیں۔

ازاں میں لدھیانہ چلا گیا۔ اور وہاں ایک اور مولوی صاحب جن کا نام بھی عبدالقادر تھا سے مزید علم حاصل کرنے لگا۔ ان سے میر عباس علی صاحب لدھیانوی مشکوۃ شریف پڑھنے آتے تھے۔ انہی دنوں سر سید احمد خان لدھیانہ آئے تو لوگوں نے ان کا خوب استقبال کیا۔ اور کئی سو روپیہ اکٹھا کر کے ان کو پیش کیا......" (۱)

زیارت حضرت اقدسؑ

سر سید احمد خان کی لدھیانہ میں آمد کے بعد میر عباس علی صاحب لدھیانوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لدھیانہ میں آنے کی دعوت دی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:۔

"میں نے ایک رؤیا دیکھا ہے کہ میں ایک شہر میں گیا ہوں۔ تا کہ وہاں کے لوگوں کی اصلاح کروں۔ تو انہوں نے مجھ میں ایک ایسی بات دیکھی جو ان کو ناگوار گذری۔ اور انہوں نے میری مخالفت کی۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی وہ شہر ہو۔ اور لوگ میرے آنے پر مخالفت کریں"

اس پر میر عباس علی صاحب نے لکھا کہ ہو سکتا کہ وہ کوئی اور شہر ہو۔ اس پر حضور علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا اور آنے کی تاریخ بھی مقرر فرما دی۔ میر عباس علی صاحب ہمیں (مولوی حکیم قطب الدین صاحب) بتا چکے تھے کہ حضور علیہ السلام اس زمانہ کے مجدد ہیں۔ میر عباس علی صاحب ہمیں یعنی اپنے ساتھی طلبہ کو یہ خطوط یعنی اپنے اور حضور کے جواب دکھاتے رہے حضور علیہ السلام کی آمد کے متعلق میر صاحب نے اپنے سب واقف کاروں کو اطلاع دی۔ مقررہ تاریخ پر میں بھی اپنے استاد صاحب کے ہمراہ ملاقات کے شوق میں (لدھیانہ ریلوے) اسٹیشن پر گیا۔ تقریباً پچاس آدمی استقبال کے لئے موجود تھے قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم (جو حضور کے معتقد تھے) نے ایک کھڑکی سے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ فلاں ڈبہ میں ہیں۔ گاڑی رکنے پر حضور علیہ السلام باہر تشریف لائے۔ حضور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی میری آنکھیں پر نم ہو گئیں۔ اور میری طبیعت نے پلٹا کھایا۔ اور یوں معلوم ہوا کہ زمین میرے پاؤں تلے سے نکلی جا رہی ہے۔

قادیان سے غالباً حضور کے ہمراہ مرزا محمد اسماعیل صاحب چھاپہ خانے والے بھی آئے تھے (جو بعد میں دودھ کی دکان کرتے رہے) حضور گھوڑا گاڑی میں بیٹھ کر محلہ نواں پنڈ میں جہاں حضورؑ کے قیام کا بندوبست تھا تشریف لے گئے۔ حضور کی آمد کی خبر سن کر لوگ جوق در جوق آنے شروع ہوئے اور سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا........ یہ میری حضور سے پہلی ملاقات تھی۔ ایک آدمی نے حضورؑ سے عرض کی کہ حضور میری بیعت لے لیں۔ حضور نے فرمایا:۔ اِنِّی لَسْتُ بِمَامُوْرٍ (مجھے بیعت لینے کے لئے خدا کی طرف سے حکم نہیں ملا) (۲)

آپ پہلی ملاقات کی مزید تفصیل میں فرماتے ہیں:۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلی دفعہ لدھیانہ تشریف لے گئے تھے اس وقت لدھیانہ میں ہی تھا اور پڑھا کرتا تھا۔ مجھے حضور کے آنے کی خبر ہوئی تو میں بھی حضور کو

دیکھنے کے لئے اسٹیشن پر گیا تھا جہاں میر عباس علی صاحب اور قاضی خواجہ علی صاحب اور نواب محمد علی صاحب جھجر والے آپ کے استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے پہلی دفعہ حضرت صاحب کے ساتھ اسٹیشن لدھیانہ پر ہی ملاقات کی۔ اور پھر اس کے بعد کئی دفعہ حضور کے قیام پر بھی حاضر ہو تا رہا۔ اور میں نے جب پہلی دفعہ حضرت صاحب کو دیکھا تو میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ گویا میرا جسم اندر سے بالکل پگھل گیا ہے اور قریب تھا کہ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا مگر سنبھلا رہا۔ اس وقت تک ابھی صرف مجددیت کا دعویٰ تھا۔ اور بیعت کا سلسلہ بھی شروع نہ ہوا تھا۔ اور جب پہلی دفعہ قادیان آیا تو اس وقت بیت مبارک کی تعمیر شروع تھی۔ اور جس دن حضرت صاحب کے کرتہ پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کا واقعہ ہوا اس دن میں بھی قادیان میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھا۔" (۳)

مزید تحصیل علم

حضرت مولوی قطب الدین صاحب فرماتے ہیں "لدھیانہ میں تعلیم سے فارغ ہو کر میں امرتسر گیا۔ اور جناب مولوی غلام علی صاحب قصوری سے مختصر المعانی اور بخاری شریف پڑھنی شروع کی۔ اور امرتسر سے میں جمعہ کے روز قادیان جاتا۔ کیونکہ حضور سے میری روشناسی لدھیانہ میں ہو چکی تھی۔ اور میرے دل میں حضور کے لئے عقیدت پیدا ہو چکی تھی۔ میں حضور علیہ السلام کے پاس بیٹھتا اور جو مسئلہ دریافت کرنا ہوتا اس کے متعلق استفتاء کر کے شام کو واپس امرتسر چلا جاتا۔ میں امرتسر سے آتے وقت حضور کے لئے سیب یا انار یا کچھ مصری بطور ہدیہ لے آتا۔ اور حضورؑ نہایت خوشی سے قبول فرماتے۔ انہی دنوں مجھے طب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں مشورہ کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور درخواست کی کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتائیں جس سے میں اچھی طرح طب پڑھ سکوں۔ خصوصاً کوئی ہندوستانی بتائیں۔ کیونکہ یہ لوگ طب میں زیادہ مشہور ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا بعض ہندوستانی لوگ ظاہر تو اپنا علم زیادہ کرتے ہیں اور حقیقت میں اتنے ہوتے نہیں۔ اس لئے میرے خیال میں آپ کسی پنجابی سے پڑھیں۔ تو بہتر رہیگا۔ اور فرمایا کہ امرتسر میں میرے ایک دوست حکیم محمد شریف صاحب ہیں۔ آپ ان کے پاس چلے جائیں۔ میں حکیم صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ میں دوبارہ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ میں ان کے پاس آپ کی سفارش کر دیتا ہوں .... کہ آپ ان کو طب پڑھائیں۔ اس پر حکیم صاحب کہنے لگے آپ میرے ایک ایسے دوست کی سفارش لائے ہیں جسے میں رد نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے حکیم صاحب سے طب پڑھنی شروع کی۔ کچھ عرصہ کے بعد حکیم صاحب نے مجھے لاہور طبیہ کالج میں بھجوا دیا۔" (۴)

زیارت مقامات اولیاء اللہ کے لئے سفر ہند

آپ فرماتے ہیں: "جب میں طب کی تعلیم سے فارغ ہوا تو میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ حضور گذشتہ اولیاء کرام اور بزرگوں کے حالات پڑھ کر ان کے مقدس مقامات دیکھنے کا

شوق پیدا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں جائیں اور دیکھیں۔ اور پھر آکر ہمیں بھی وہاں کے چشم دید حالات سنائیں چنانچہ میں نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ میں میرٹھ ' دہلی ' جے پور ' اجمیر ' جودھپور سے ہوتا ہوا سکندر آباد دکن پہنچا۔ پھر حیدر آباد سے گلبرگہ ' شولاپور ' پونا سے ہوتا ہوا بمبئی گیا۔ میں ہر جگہ تبلیغ بھی کرتا رہا تقریباً ایک سال کے بعد میں واپس آیا اور حضور کو تمام حالات سنائے" (۵)

حضرت مولوی صاحب کی روایت ہے کہ :۔

"ایک دفعہ سلسلہ بیعت سے قبل جب صرف مجددیت کا دعویٰ تھا میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ میں حضور کو صدق دل سے سچا سمجھتا ہوں اور مجھے قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جس رنگ کا اثر اہل اللہ کی صحبت میں سنا جاتا ہے وہ میں حضور کی صحبت میں بیٹھ کر اپنے اندر نہیں پاتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ ملک کا ایک چکر لگائیں اور سب دیکھ بھال کر دیکھیں کہ جس قسم کے اہل اللہ آپ تلاش کرتے ہیں اور جو اثر آپ چاہتے ہیں وہ دنیا میں کہیں موجود بھی ہے یا نہیں یا یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں .... پھر میں نے اس غرض سے تمام ہندوستان کا ایک دورہ کیا اور سب مشہور مقامات مثلاً۔ اجمیر۔ بمبئی۔ حیدر آباد دکن۔ کلکتہ وغیرہ میں گیا اور مختلف لوگوں سے ملا۔ اور پھر سب جگہ سے ہو کر واپس پنجاب آیا۔ اس سفر میں بعض نیک آدمی بھی ملے۔ لیکن وہ بات نظر نہ آئی جس کی مجھے تلاش تھی۔ پھر میں وطن جانے سے پہلے حضرت صاحب کی ملاقات کے لئے قادیان کی طرف آیا مگر جب بٹالہ پہنچا تو اتفاقاً مجھے ایک شخص نے اطلاع دی کہ حضرت مرزا صاحب تو یہیں بٹالہ میں ہیں چنانچہ میں حضرت کی ملاقات کے لئے گیا۔ اس وقت آپ مولوی محمد حسین بٹالوی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں حضور سے ملا اور حضور نے مجھ سے سفر کے حالات دریافت فرمائے جو میں نے عرض کئے اور پھر میں بٹالہ سے ہی واپس وطن چلا گیا" (٦)

حضرت مولوی قطب الدین صاحب .... بیان فرماتے ہیں:۔

"......... گو میں بدستور معتقد رہا اور کبھی مخالفوں کی مخالفانہ باتوں کا میرے دل پر اثر نہیں ہوا۔ کیونکہ میں خود اپنی آنکھوں سے حضرت صاحب کو دیکھ چکا تھا لیکن میں بیعت سے رکا رہا۔ اس کے بعد ایک دفعہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفہ اول) .... نے مجھ سے تحریک فرمائی کہ بیعت میں داخل ہو جانا چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ہرگز کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں دل سے سچا سمجھتا ہوں۔ لیکن اتنا بڑا دعویٰ بھی ہو اور پھر میں اثر سے محروم رہوں اور اپنے اندر وہ بات نہ پاؤں جو اہل اللہ کی صحبت میں سنی جاتی ہے تو پھر مجھے کیا فائدہ۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا ایسی صورت میں آپ کو واقعی بیعت میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں آپ کچھ عرصہ میرے پاس قیام کریں۔ پھر اگر تسلی اور تشفی ہو تو آپ کو اختیار ہے۔ چنانچہ میں کچھ عرصہ یہاں ٹھہرا اور پھر بیعت سے مشرف ہو کر چلا گیا۔ جب میں نے بیعت کی

درخواست کی تو حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ کیا آپ کا اطمینان ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کی صداقت کے متعلق تو مجھے کبھی بھی شک نہیں ہوا ہاں ایک خلش تھی سو وہ بھی بڑی حد تک خدا نے دور فرمادی ہے" (۷)

بیعت کے واقعات

حضرت حکیم صاحب ہندوستان کے مقامات اولیاء کی سیر اور زیارت کر کے بدوملہی تشریف لے گئے اور بدوملہی سے ۱۸۹۱ء میں قادیان جا کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بدوملہی سے قادیان ۲۵ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کی تفصیل آپ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"جب مجھے دعوئی کی اطلاع بدوملہی میں ہوئی تو میں نے آکر بیعت کرلی۔ غالباً چند ماہ دعوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہوئے ہوں گے۔ پھر میری آمد زیادہ ہو گئی اور ہجرت کر کے یہاں مقیم ہوا۔

بیعت کرنے کے لئے آپ بدوملہی سے ایک شخص جو بدوملہی کے بڑے نمبردار تھے ان کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے آپ فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد (سیر ہند کے بعد۔ ناقل۔) میں بدوملہی ضلع سیالکوٹ (حال ضلع نارووال۔ ناقل) چلا گیا۔ وہاں کے سید گدی نشین (جو کہ نوشاہی سید کہلاتے تھے) جن سے میری پہلے سے واقفیت اور تعلقات تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے کہا۔ چنانچہ میں وہاں ٹھہر گیا اس دوران میں ایک شخص مسمی چراغ دین ٹھیکدار اپنے کسی کام کے لئے بدوملہی آیا۔ اس سے مجھے حضور علیہ السلام کی کتاب "ازالہ اوہام" ملی۔ اور بیعت کا علم ہوا۔ چنانچہ میں اور بدوملہی کا بڑا نمبردار قادیان آئے۔ اور ہم دونوں نے بیت مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کی۔ (غالباً ۱۸۹۱ء) حضور نے فرمایا کہ کچھ مدت یہاں رہیں اور فرمایا کہ بیعت کے بعد انسان کو پختہ ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ بیعت سے پھرنے والے پر گرفت ہوتی ہے۔ حضور کے اس فرمان سے میرے اندر استقلال پیدا ہو گیا اور پھر کبھی تردد پیدا نہ ہوا ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ پر حضورؑ نے ۳۱۳ اصحاب کی فہرست بنائی اس میں میرا نام بھی ہے"

(آپ کا نام چوہدری سرفراز خان صاحب نمبردار بدوملہی ضلع سیالکوٹ تھا۔ ۱۸۹۲ء جلسہ سالانہ کی ۳۲۷ اصحاب کی فہرست میں آپ کا نام ۲۷ نمبر پر ہے۔ جبکہ مولوی صاحب کا نام انجام آتھم میں ۳۱۳ والی فہرست میں چھٹے نمبر پر ہے اور آئینہ کمالات اسلام میں ۲۶ نمبر پر ہے۔

ہجرت قادیان اور دعوت الی اللہ کی مصروفیات

"بیعت کر لینے کے کچھ عرصہ بعد تک میں قادیان ٹھہر کر بدوملہی واپس چلا گیا۔ اور

پھر زیادہ زور شور سے بدوملہی اور اس کے اطراف میں تبلیغ شروع کی۔ اور وہاں کے سید کے بڑے بیٹے ملک شاہ (یامالک شاہ) نے بیعت کرلی۔ میں نے اپنے والد صاحب کو بھی جاکر تبلیغ کی میرے بڑے بھائی نے تو بیعت کرلی۔ لیکن والد صاحب نے نہ کی۔ میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت نے جوش مارا۔ اور مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ مسیح موعود کی بیعت کرلینے کے بعد علیحدہ رہنا مناسب نہیں اس لئے قادیان چل کر رہنا چاہئے۔ چنانچہ میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ آپ یہیں آجائیں چنانچہ میں اپنے اہل و عیال کو بھی قادیان لے گیا۔ اور کچھ عرصہ تک میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کے ایک کمرہ میں قیام کیا۔ اور طب شروع کردی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد (حضرت) مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی حویلی میں چلا گیا۔ پھر وہاں سے ایک اور مکان میں رہائش اختیار کی۔ حضرت (خلیفہ اول) .... سے شرف تلمذ طب میں اور دیگر علوم میں قابل فخر حاصل ہوا۔

اسی دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے تبلیغ کے لئے لاہور بھیجا۔ میں چھ مہینے تک لاہور میں فریضہ تبلیغ سرانجام دیتا رہا۔ ان دنوں (حضرت) میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم لاہور میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ لوگ میری تقریر سننے کے لئے بڑی کثرت سے جمع ہو جاتے۔ لیکن تقریر سننے کے بعد گالیاں دیتے اور سخت مخالفت کرتے اور کئی دفعہ پکڑ کر مارتے پیٹتے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام مجھے تبلیغ کے لئے باہر بھیجا کرتے تھے۔ میں کئی دفعہ تبلیغ کے لئے امرتسر۔ لاہور گوجرانوالہ۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ فیروز پور۔ لدھیانہ انبالہ۔ رڑکی اور سہارن پور وغیرہ گیا۔ اور دیہات میں بھی اکثر تبلیغ کے لئے جایا کرتا تھا۔

میں نے کرنال میں مولوی فضل الرحمن سے تورات کے چند ابواب پڑھے۔ اور جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے عرض کی کہ حضور میں نے کچھ تورات پڑھی ہے۔ حضور نے مجھ سے سنی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

میں اپنے والد کو تبلیغی خطوط لکھتا رہتا تھا۔ انہوں نے مخالفت بالکل نہ کی۔ بلکہ ایک دفعہ ایک خط حضور علیہ السلام کی خدمت میں عربی میں لکھا۔ جو حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو سنانے کو کہا۔ انہوں نے پڑھ کر مجلس میں سنایا۔ میرے والد اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھتے تھے اس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ میرے والد صاحب نے بیعت نہ کی اور بیعت کے بغیر ہی وفات پائی۔ جس کا مجھے ازحد صدمہ ہے" (۸)

سفر نصیبین

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے دلائل کی تحقیق کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے ارادہ فرمایا کہ ہمارے آدمی نصیبین جائیں۔ اور وہاں جاکر تحقیق کریں۔ کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ کر آئے۔ تو ان کے کچھ نہ

کچھ آثار ضرور معلوم ہوں گے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے تحریک فرمائی۔ کہ جماعت میں سے کچھ لوگ اس کام کے لئے محض خدا کے واسطے پیش کریں۔ کیونکہ معلوم نہیں۔ کہ وہ لوگ پھر واپس بھی آسکیں گے یا نہیں اور ان کو گھر اور وطن چھوڑنا پڑے گا

اس پر خاکسار مرزا خدا بخش صاحب اور میاں جمال الدین صاحب (میاں جمال الدین سیکھوانی۔ ناقل) نے اپنے نام پیش کئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول فرمائے اور تیاری کا حکم دیا اور ہمیں پچاس پچاس روپے کپڑے وغیرہ بنوانے کے لئے دیئے مگر پھر کسی وجہ سے یہ تجویز رہ گئی

مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ میں نے کئی حوالے متعدد کتب سے اپنے طور پر نکال کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے۔ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب سے "بروز" کا مسئلہ نکال کر حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا" (۹)

(سفر نصیبین مصلحت الٰہی کے تحت نہ ہو سکا۔ سفر نصیبین کی مزید تفصیل کے لئے جلسہ الوداع کی تقریر الحکم جلد ۹ صفحہ ۹۔ ۱۰ پرچہ ۱۷ تا ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء۔ ناقل)

آپ کی طبی خدمات اور مطب

آپ کا مطب حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... کے مطب کے اس کمرہ میں تھا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب روایت کرتے ہیں:

"حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... ان دنوں علاوہ مطب کے کام کے اس کمرہ میں جہاں حکیم قطب الدین صاحب کا مطب ہے۔ مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپ کی صحبت کا بھی ان ایام میں موقع ملتا رہتا" (۱۰)

موت ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں

۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب شاہ پور کی طرف ایک مریض کے علاج کے لئے گئے تھے مگر وہ مریض ان کے پہنچنے پر فوت ہو گیا۔ واپسی پر راستہ میں بٹالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ حضرت حکیم صاحب کی ملاقات ہوئی۔ یہ واقعہ سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "انسان کا کیا ہے زندگی کا بھروسہ نہیں جہاں تک ہو سکے آنے والے سفر کی تیاریوں میں مصروف ہونا چاہئے ساری بیماریوں کا علاج ہے مگر موت ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں" (۱۱)

آپ کی طبی خدمات

حضرت حکیم صاحب اپنی طبی خدمات خصوصاً خاندان حضرت اقدسؑ کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔ "ابتداء میں جبکہ میں قادیان آچکا تھا۔ تو جو مہمان آتے تھے۔ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تھا۔ تو اس کی خدمت اور تیمارداری کے فرائض میں سرانجام دیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ

تک میں مدرسہ احمدیہ (شاخ دینیات پہلا نام ۔ ناقل) میں عربی کی تعلیم بھی دیتا رہا۔
حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم جب بیمار ہوتے تو میں ان کی تیمارداری کیا کرتا۔ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب جب بیمار ہوئے تو حضرت خلیفہ اول .... کے ساتھ ان کی خدمت کا موقع مجھے بھی ملا۔ ایک لمبے عرصہ میں نے حضرت خلیفہ اول .... کے ساتھ ان کے معاون کے طور پر ان کے مطب میں کام کیا۔ اور ان سے طب و دیگر علوم پڑھے۔
حضرت (اماں جان) یا گھر میں کوئی اور بیمار ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دوائی اور عرق وغیرہ تیار کرنے کا حکم مجھے دیتے اور فرماتے کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ وہ متبرک رقعات ابھی تک محفوظ ہیں۔" (۱۲)

تقسیم برصغیر کے بعد راولپنڈی میں قیام اور وصال

آپ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں جبکہ فسادات زوروں پر تھے۔ قادیان سے ہجرت کر کے راولپنڈی میں اقامت گزین ہو گئے۔ اور پورے ایک سال کے بعد ۲۰۔ اکتوبر کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور تاریخ اسلام سے وسیع واقفیت رکھتے تھے۔" (۱۳)
اخبار الفضل نے آپ کی وفات پر لکھا:۔
"یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب ۳۱۳ کی فہرست میں بھی آپ کا نام موجود ہے۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے قادیان مقیم تھے اور وہاں آپ علم طب کے ذریعے سے جس میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول ...... کے خاص شاگرد تھے۔ خدمت خلق میں مصروف رہے۔ وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۹۲ اور ۹۶ سال کے درمیان تھی ...... ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں" (۱۴)

اولاد

آپ کے ایک بیٹے حضرت مولوی محمد اسماعیل ...... بھی رفیق بانی سلسلہ احمدیہ تھے اور غالباً ۱۹۰۷ء میں بیعت کی۔ ------------------- اپنی اولاد کے بارہ میں حضرت حکیم صاحب بیان فرماتے ہیں "تین لڑکے۔ ایک لڑکی۔ چار پوتے۔ سات پوتیاں اور ایک نواسہ اور پانچ نواسیاں (۱۵)

حوالہ جات

(۱) الفضل لاہور ۹ جنوری ۱۹۴۹ء صفحہ ۵ (۲) الفضل ۹ جنوری ۱۹۴۹ء صفحہ ۵ (۳) سیرت المہدی صفحہ دوم از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۴-۵) روزنامہ الفضل ۹ جنوری ۱۹۴۹ء (۶-۷) سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۳۵۴ صفحہ ۴۰، ۴۱ (۸) روزنامہ الفضل لاہور ۹ جنوری ۱۹۴۹ء صفحہ ۷ (۹) روزنامہ الفضل لاہور ۹

جنوری ۱۹۴۹ء صفحہ ۶ (۱۰) تحدیث نعمت از حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب (۱۱) اخبار البدر جلد ۱ نمبر ۳ صفحہ ۲۳۔ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ (۱۲) روزنامہ الفضل لاہور ۹ جنوری ۱۹۴۹ء صفحہ ۶ (۱۳) مقالہ غیر مطبوعہ (جامعہ احمدیہ) از قلم مولوی مقبول احمد ذبیح صاحب (۱۴) روزنامہ الفضل لاہور ۲ نومبر ۱۹۴۸ صفحہ ۸ (۱۵) روزنامہ الفضل لاہور ۹ جنوری ۱۹۴۹ء صفحہ ۷

بقیہ از صفحہ ۲۶ :

صوبہ اترپردیش کی مثالی کارکردگی

مکرم محمد وسیم صاحب امیر صوبہ اتر پردیش کو پانچ لاکھ کی بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔ انہوں نے اسے پورا کر لیا تو مزید ایک لاکھ کا اور ٹارگٹ دیا گیا۔ پھر انہوں نے یہ بھی ٹارگٹ پورا کر لیا تو کہا گیا کہ سارے ہندوستان کا ٹارگٹ بھی اسی صوبے سے ہی پورا کیا جائے۔ چنانچہ بھارت کے صرف اس ایک صوبے سے ہونے والی بیعتوں کی تعداد ۸ لاکھ ۷۰ ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔

(باقی ماہ اکتوبر کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ از صفحہ ۱۴ :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش اور روح پرور خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ کے مختلف سیشنوں میں اردو اور انگریزی میں تقاریر ہوئیں۔ اردو میں ہونے والی تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن کی تھی

اردو میں ~~ترجمہ~~ تقریر جرمنی کے مربی سلسلہ مکرم الیاس منیر صاحب کی تھی۔ جو ابھی چند سال گذرے ہیں کہ موصوف دس سال سے زائد کی قید کاٹ کر رہا ہوئے ہیں آپ جرمنی میں دن رات دین حق کی اشاعت میں کوشاں ہیں اور اس جلسہ سالانہ پر ان کی شاندار گرجدار آواز ساری دنیا نے سن لی سچ ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

انگریزی تقاریر میں امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی تقریر نہایت اہم تھی۔ اس کے علاوہ دو اور انگریزی تقاریر نوجوان انگریز مربی مکرم طاہر سلبی صاحب اور ہارٹلے پول انگریز احمدی کی تھی۔ یہ وہ سفید پرندے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی سچائی کا زندہ اور منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور خدمات دین کو ہمیشہ بڑھاتا رہے۔

غرضیکہ یہ جلسہ سالانہ دامان نگاہ تنگ و حسن گل بسیار والا معاملہ ہے رسالے کے صفحات متحمل نہیں اور باتیں ہیں کہ نہ ختم ہونے والی۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے



روس کے معزز مہمان شرکائے جلسہ کا ایک گروپ فوٹو



مکرم امیر صاحب یو-کے، افریقہ کے معزز مہمانوں کے ساتھ

Monthly **Ansarullah** Rabwah
EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR
Regd. No. CPL – 92 September, 1999



دنیا کے مختلف ممالک کے پرچم لہرا رہے ہیں



جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کا بیرونی منظر